Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحِیم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 48

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

16 شوال 1425 ہجری 30 نبوت 1383 ہش 30 نومبر 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۴ دسمبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ حضور پر نور نے کل مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو عبادات اور بالخصوص نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں

لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر یک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلعم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کیلئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔

اور چونکہ ہر ایک کیلئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کیلئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کیلئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھیں۔

لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کیلئے مقرر کئے جاویں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجائے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے دعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور یہ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کی دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائیگی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۹ اور ۱۰)

”لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت لاویں اور اللہ اور اُس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت و صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کیں ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں“۔ (اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۱ء) عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے۔ اور خدا تعالیٰ اس امت وسط کیلئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔ بالآخر میں دُعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرما دے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۴۲-۳۴۰)

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ملک کا امن ہر صورت میں مقدم ہے

یہ ایک حقیقت ہے کہ اڑھائی ہزار سال پُرانا کانچی پورم کا عظیم مندر ہندوؤں کے دلوں کی دھڑکن ہے اور اُسے بے حد تقدس حاصل ہے اور اس کے دھرم گورو کیلئے ایک بھاری تعداد کے دل میں عزّت و تکریم کے جذبات ہیں۔ ایسے میں شنکرا چاریہ جی کی ایک قتل کے الزام میں گرفتاری کا جو واقعہ ہوا ہے وہ نہ صرف قابل افسوس بلکہ بد قسمتی سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ ہم عدالت کے کسی حکم پر اپنے جذبات میں بہہ کر اپنے ملک کے تئیں اپنی وفاداریوں کا کھلواڑ کریں توڑ پھوڑ اور دنگا فساد پر اُتر آئیں۔ اس موقع پر مذہبی لیڈروں کا تو فرض تھا کہ وہ عوام کے جذبات کو بھڑکانے کی بجائے انہیں صبر اور حوصلہ کے ساتھ عدالت کے فیصلے کا انتظار کرنے کی تلقین کرتے لیکن اب یہاں یہ حال ہو رہا ہے کہ پورے ملک میں ایک آگ پھیلتی چلی جاری ہے ہر جگہ سے احتجاجی ریلیوں اور ہڑتالوں کی خبریں آرہی ہیں۔ خدا نہ کرے آنے والے دنوں میں یہ احتجاجات اور ریلیاں تشدد کے بھوت کو جنم دے دیں اگر ایسا ہوا تو امن وامان کی بربادی اور معصوم شہریوں کی ہلاکت کے علاوہ ملکی شہرت اور نام کو بھی سخت دھبہ لگنے کا اندیشہ ہے ہمارا ملک پہلے ہی طرح طرح کی مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے ہمارے اندرونی و بیرونی دشمن ہر وقت اس تاک میں لگے ہوئے ہیں کہ ہر وقت ہمارے ملک میں فتنہ وفساد کی آگ جلتی رہے جس پر وہ اپنے مفادات کی روٹی سینکتے رہیں۔ اگر اس ایشوع پر بھی فساد کی آندھی چل پڑی تو معصوم شہریوں کی تباہی کے علاوہ پہلے سے ہی مشکل میں مبتلا ہماری اقتصادیات کو بھی گہرا دھکہ لگنے کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا مذہبی اور سیاسی لیڈروں سے بالخصوص ہندو مذہبی لیڈروں سے ہماری عاجزانہ درخواست ہے کہ وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے وہ عوام کو سنبھالنے اور ان کے حوصلے اور صبر کو بڑھانے کی کوشش کریں۔

آج یہ جان کر بھی سخت تکلیف ہورہی ہے کہ جو لوگ اب تک پہلے وطن اور بعد میں مذہب کا سبق دیا کرتے تھے آج جب ان کیلئے اپنے ہی بیان کردہ مفروضے کو عملی جامہ پہنانے کا موقع ملا ہے تو وہ اس قدر اپنے مذہبی جذبات میں بہہ گئے ہیں کہ اپنے ہی بیان کردہ مفروضے کو بھول گئے ہیں۔ ریلوے سٹیشنوں اور دیگر قومی املاک کو اُڑانے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں اور طرح طرح سے ملک کو نقصان پہنچانے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں۔ حکومت کو الٹی میٹم دیئے جارہے ہیں سنگھرش کی تیاریاں کی جارہی ہیں بعض سیاسی پارٹیوں نے اس تعلق میں سینکڑوں سادھو سنتوں کو تیار کر کے انہیں آندولن چلانے کیلئے مہرہ بنالیا ہے دوسری طرف مدراس ہائی کورٹ نے موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے پولیس کو حکم دیا ہے کہ کانچی شنکرا چاریہ جیندر سرسوتی جی کی گرفتاری کے خلاف یا حمایت میں سیاسی پارٹیوں یا دیگر تنظیموں کو عوامی جلسہ نہ کرنے کی اجازت دے۔

اس موقع پر ہم عوام سے بھی یہی درخواست کریں گے کہ وہ ایسے مفاد پرست سیاستدانوں کا بالکل ساتھ نہ دیں جو کہ عرصہ سے ان کے جذبات کو ہائی جیک کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ لوگ اشتعال انگیز بیانات دے کر عوام کو ایک دوسرے کے خلاف دھرم یُدھ یا جہاد میں لگا دیتے ہیں، ان کے ذریعہ ملکی املاک کا نقصان کروادیتے ہیں اور پھر خود ووٹ بٹور کر اپنی کوٹھیوں اور بنگلوں میں عیش وآرام کی زندگی گزارتے ہیں۔ دھرم یُدھ یا جہاد میں حصہ لینے والے تو ملک عدم کو پہنچ جاتے ہیں اور اپنے پیچھے ہمیشہ کیلئے آنسو بہانے والی بیواؤں اور سسکیاں بھرنے والے یتیموں کو لاوارث چھوڑ جاتے ہیں جن کا پھر کوئی پُرسانِ حال نہیں رہتا۔ ایسے خوفناک دن ماضی میں ہمارے ملک پر وقتاً فوقتاً آتے رہے ہیں جو عوام کی آنکھیں کھول دینے اور انہیں عبرت بھری داستانیں سُنانے کیلئے کافی ہیں پس ضروری ہے کہ ہم وقت کی نزاکت کو محسوس کریں اور وطنِ عزیز اور اس میں بسنے والے کروڑوں عوام کی فلاح و بہبود کی فکر کریں۔

اس موقع پر بالآخر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہیں گے کہ شنکر آچاریہ جی لاکھوں لوگوں کے مذہبی راہنما ہیں۔ ان پر اگرچہ ایک الزام ہے جس کا ثابت کرنا عدالت کا کام ہے لیکن اس دوران بہر صورت ان کے ساتھ قانون کے تقاضوں کے مطابق ایک واجب الاحترام مذہبی لیڈر کی حیثیت سے ہی سلوک ہونا چاہئے۔ خدا ہمارے ملک کو امن و سلامتی کے سائے میں رکھے اور ہر شر سے اس کی حفاظت کرے۔ آمین۔

(منیر احمد خادم)

ہماری تاریخ

ایک کے بعد ایک' چھ صحابیوں نے اپنی جانیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کردیں

حُبِّ رسولؐ کی ایک روح پرور جھلک

(محمد صادق حیدر آباد)

غزوہ احد میں جب کفار کی لہر آگے بڑھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ہے جو اس وقت اپنی جان خدا کی راہ میں قربان کردے۔ ایک انصاری کے کانوں میں یہ آواز پڑی وہ چھ ساتھیوں سمیت آگے بڑھے۔ اور ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک کر کے اپنی جان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کردی۔ ان میں سے ایک زیاد بن مسکن تھے۔ وہ شدید زخمی ہوئے۔ انہیں حضورؐ کے قدموں کے پاس لٹادیا گیا۔ انہوں نے سر اٹھایا اور کچھ سرک کر اپنے گال حضورؐ کے قدموں پر رکھ دئے اور اس طرح اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کردی۔ عقبہ بن ابی وقاص جو سعد بن ابی وقاص کا بھائی تھا نے اور دوسرے کفار نے حضورؐ پر پتھر پھینکے جو آپ کے رخسار مبارک پر لگے۔ خَود کی دو کڑیاں آپ کے رخسار مبارک کے اندر پیوست ہوگئیں۔ حضرت علیؓ نے حضورؐ کے زخم دھونا شروع کئے۔ آپ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ دو دندانے جو حضورﷺ کے رخسار میں پیوست تھے۔ ابوعبیدہ بن جراح نے اپنے دانتوں سے باری باری کھینچ کر باہر نکالے۔ اس عمل میں ان کے بھی دو دانت شہید ہوگئے۔ احد میں جو کچھ ہوا۔ اس کی وحشت ناک خبر جب مدینہ پہنچی تو وہاں سے مستورات احد کے میدان کی طرف نکل گئیں۔ حضرت فاطمہؓ بھی آئیں اور چٹائی جلا کر اس کی راکھ سے حضورؐ کے خون کو بند کیا۔ مسلمان عورتیں زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے لگیں اور انہیں پانی پلا رہی تھیں۔

آنحضرت صلعم نے درہ سے نیچے میدان جنگ میں شہداء کی دیکھ بھال کی۔ ستر مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ حضرت حمزہؓ اور عبداللہ بن جحشؓ کی نعشوں کو دیکھا۔ ان کے حُلیے بگاڑ دیئے گئے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا میں نے جنگ کے دوران سعد بن ربیع انصاری کو تلواروں اور نیزوں کے درمیان گھرا دیکھا تھا۔ ان کا پتہ کرو۔ صحابہؓ گئے اور میدان جنگ میں سعد کو مسلسل آوازیں دیں کوئی جواب نہ ملا۔ ایک صحابی نے کہا جا کر یوں کہو اے سعد بن ربیع مجھے خدا کے رسول نے تمہاری طرف بھیجا کہ تمہاری حالت کی انہیں اطلاع دوں۔ سعد موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ انہوں نے کہا خدا کے رسول کو میرا سلام عرض کرنا اور آخری سانس لی۔

شہداء میں ایک عمر بن جموح تھے جو پاؤں کے لنگڑے تھے۔ کسی نوجوان نے کہا تم میدان جنگ میں کیا کروگے۔ جواب دیا۔ تم نوجوان جنگ کی شدت میں ادھر اُدھر بھی ہو جاؤ گے میں تو جہاں اڑ گیا اڑ گیا۔ کوئی ہلونگا تھوڑا ہی۔ جب ان کی نعش ان کے ورثاء اونٹ پر لاد کر اُحد سے جانے لگے تو اونٹ مدینہ کی طرف چلنے کا نام نہ لیتا تھا۔ حضورؐ نے پوچھا تو جواب ملا۔ گھر سے چلتے وقت عمر بن جموح نے دُعا کی تھی کہ اللہ میں گھر لوٹ کر نہ آؤں۔ چنانچہ وہیں دفن کئے گئے۔ لاشوں کو دفن کرنے کے بعد حضورؐ مدینہ روانہ ہوئے۔

راستہ میں عمر بن جموح کی بیوی ''ھند'' ملی۔ اس نے کسی مسلمان سے پوچھا حضورؐ کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا تمہارے خاوند شہید ہوگئے ہیں۔ پھر اسنے پوچھا حضورﷺ کا کیا حال ہے۔ اس صحابی نے کہا تمہارے بھائی شہید ہوگئے ہیں۔ پھر اس نے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے صحابی نے کہا آپ کے باپ شہید ہوگئے ہیں پھر جب بتایا گیا کہ حضورؐ بخیریت ہیں اور تشریف لارہے ہیں۔ تو اس نے کہا مجھے دکھاؤ حضورؐ کہاں ہیں۔ اس کی نظر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر پڑی تو اس نے کہا آپ بخیریت ہیں تو ہر مصیبت حقیر ہے۔ کتنی پر عظمت ہے احد کی وادی اور احد کا پہاڑ اس کے دامن میں صحابہؓ نے خدا کی عظمت کے نعرے لگائے۔ اس وادی کے ذروں میں میرے آقا کے خون کے قطرے گرے۔ اس کے پتھروں کے سایہ میں میرے آقا کے زخم دھوئے گئے۔ اس میدان کو جاں نثار صحابہؓ نے اپنے خون سے سینچا۔ خدا کی بے شمار رحمتیں ہوں محمد مصطفیٰؐ اور آپ کے جاں نثار صحابہ پر جنہوں نے احد کی وادی میں انمٹ نقوش چھوڑے۔

آخر میں عرض ہے کہ فتح یاب مسلمانوں کیلئے اچانک جنگ کا نقشہ پلٹ جانا۔ حضورؐ کا زخمی ہونا۔ ستر جلیل القدر صحابہ کا شہید ہونا۔ صحابہؓ کا اپنی جانیں حضورؐ کی حفاظت کیلئے قربان کرنے پر آمادہ رہنا۔ یہ*

*سب جگر خراش واقعات قیامت سے کم نہ تھے۔ غور فرمائیں اس کے اسباب کیا تھے؟ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات پر سختی سے عمل کرتے ''درہ'' نہ چھوڑتے تو یہ ابتلاء اور یہ قیامت نازل نہ ہوتی۔

امت مسلمہ کیلئے تاقیامت یہ سبق ہے کہ حضورؐ کی ہدایات اور تعلیمات سے لاپرواہی نہیں برتیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور دُعا ہے وہ ہمیں بھی وفا شعار بنائے اور عہد کو سنبھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

سچا مومن وہی ہے جو اپنے مہمان کی مہمان نوازی کا حق ادا کرتا ہے

جلسہ کے انتظامات میں مہمان نوازی کی بنیادی حیثیت ہے

(مہمان نوازی سے متعلق قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور پاکیزہ نمونوں کے حوالہ سے تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۳؍جولائی ۲۰۰۴ء بمطابق ۲۳؍وفا ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

اشھد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشهد ان محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - ملک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُالدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ، وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾- (سورۃ الحشر آیت نمبر10)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جہاں جہاں بھی دنیا میں مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعے برطانیہ کا بھی جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ خلیفہ وقت کی فی الحال لندن میں موجودگی، یا برطانیہ میں موجودگی یا عارضی لیکن لمبے عرصے کے قیام کی وجہ سے اس جلسے کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہو چکی ہے اور دنیا کے مختلف ممالک سے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے آپ کو بعض دفعہ مالی مشکلات میں ڈال کر بھی اور بعض دفعہ جسمانی عوارض اور تکالیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی اس جلسے میں شامل ہونے کے لئے آتے ہیں اور اس طرح یہاں دنیا کے بہت سے ممالک کی نمائندگی ہو جاتی ہے۔ گو اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب میں کینیڈا گیا ہوں تو کینیڈا کے جلسے میں بھی 31 ممالک کی نمائندگی ہو گئی تھی۔ اور خاص طور پر وہاں قریب کے جو ممالک تھے، جنوبی امریکہ کے ممالک ان کے کافی نمائندے وہاں آ گئے جو پہلے کبھی جلسوں میں اس طرح شامل نہیں ہوئے۔ پھر تعداد کے لحاظ سے بھی بعض ممالک کے جلسوں کی تعداد یہاں کے جلسوں سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً افریقہ کے دورے پہ جب میں گیا ہوں تو وہاں گھانا میں ہی 40 ہزار سے زائد تعداد تھی۔ اور پھر نائیجیریا میں صرف دو تین گھنٹے کے لئے ہی 30-31 ہزار احمدی مرد و خواتین اکٹھے ہو گئے تھے۔ تو اس لحاظ سے دنیا کے مختلف ممالک میں جلسے کی برکات سمیٹنے اور اس سے فیضیاب ہونے کے لئے احمدی اکٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ پاکستان سے ہجرت کی وجہ سے جو خلیفۂ وقت کو کرنی پڑی، انگلستان کے سالانہ جلسہ کو کم و بیش اس کو وہی حیثیت حاصل ہو گئی جو مرکزی جلسے کی ہوتی ہے۔ کیونکہ برطانیہ کا جلسہ ہی وہ واحد جلسہ ہے جس میں گزشتہ 20-21 سال سے خلیفۂ وقت کی باقاعدہ شمولیت ہو رہی ہے۔ اور ماشاء اللہ انگلستان کی جماعت نے اس ذمہ داری کو خوب نبھایا ہے۔ اور آہستہ آہستہ جلسے کے انتظامات کو اپنی لائنوں پر جس طرح مرکز میں ہوتا تھا یہاں بھی چلا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ بھی توفیق دیتا رہے۔ پہلے تو یہاں کے جلسے بڑے مختصر سے ہوتے تھے، اتنے بڑے اور وسیع انتظامات کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ لیکن بہرحال اب تو کافی وسیع جلسے ہونے لگ گئے ہیں۔ کیونکہ پہلے تو پوری طرح کارکنان کو اٹکل سے کام کرنا بھی نہیں آتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں آہستہ آہستہ تمام انتظامات بہتر ہونے شروع ہوئے اور اب کافی ترقی ہو چکی ہے۔ اور پھر گزشتہ سال بھی انتظامیہ نے اپنی بہت سی کمزوریوں کی اصلاح کی اور اس سال بھی کوشش کر رہے ہیں اور بعض باتوں کا اگر میں نے ضمناً بھی ذکر کیا ہے تو امیر صاحب نے فوراً اس کے مطابق اصلاح کی کوشش کی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جلسے کے تمام انتظامات میں برکت ڈالے۔ میرے نزدیک جو بنیادی حیثیت ان انتظامات میں ہے وہ مہمان نوازی کی ہے۔ اگر مہمان نوازی کا نظام ٹھیک ہو جائے تو پھر جلسے کے باقی انتظامات کی حیثیت معمولی رہ جاتی ہے۔ کیونکہ باقی انتظامات میں بھی افراتفری اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کھانے کے انتظام میں گڑبڑ ہو جائے یا اسی طرح جو دوسرے مہمان نوازی سے متعلقہ انتظامات ہیں ان میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے یا خاطر خواہ انتظام نہ ہو تو اس لحاظ سے یہ مہمان نوازی کا شعبہ بہت اہم شعبہ ہے۔ اس لئے ہر خدمت کرنے والے کارکن کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس نے ہمیشہ جہاں اپنی ڈیوٹی کو صحیح طرح انجام دینا ہے وہاں حسن اخلاق کا رویہ بھی قائم رکھنا ہے اور ہمیشہ مہمانوں سے بڑی نرمی سے پیش آنا ہے۔

قرآن کریم نے ہمیں یہ سنہری اصول بتا دیا کہ یہ مہمان نوازی، خدمت کا جذبہ اور جوش اس وقت پیدا ہوگا جب تم دلوں میں محبت پیدا کرو گے۔ اور جب یہ محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی تو پھر تم اپنے آرام پر، اپنی ضروریات پر، اپنی خواہشات پر، ان دور سے آنے والوں کی ضروریات کو مقدم کرو گے اور ان کو فوقیت دو گے۔ اور اگر اس جذبے کے تحت خدمت کرو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم فلاح پا گئے، تم کامیاب ہو گئے۔ اور خاص طور پر ان مہمانوں کے لئے اپنے ان اعلیٰ جذبات کا اظہار کرو گے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں تو پھر تم یقیناً اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مستحق ٹھہرو گے۔ مہمان نوازی تو نبیوں اور نبیوں کے ماننے والوں کا ایک خاص شیوہ ہے۔ دیکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی مہمان نوازی کو دیکھتے ہوئے فوراً اس وقت آنے والوں سے یہ نہیں پوچھا کہ تم کھانا کھاؤ گے کہ نہیں، ایک بچھڑا ذبح کر دیا اور حضرت خدیجہؓ نے بھی پہلی وحی کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھبراہٹ ہوئی تو اور بہت سی باتوں کے علاوہ یہ بھی حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ فکر نہ کریں خدا تعالیٰ آپؐ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا کیونکہ آپؐ میں مہمان نوازی کا وصف بھی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ پس ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں آپؐ کے اس اعلیٰ خلق کو اختیار کریں اور آپؐ کے عاشق صادق کے مہمانوں کی خدمت میں جلسے کے ان دنوں میں خاص طور پر کمربستہ ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے وارث بنیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایمان کی یہ نشانی بتائی ہے کہ سچا مومن وہی ہے جو اپنے مہمان کی مہمان نوازی کا حق ادا کرتا ہے۔ ایک روایت میں ہے، حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

(صحيح مسلم كتاب الايمان باب الحث على أكرام الجار)

تو اعلیٰ اخلاق بھی ایمان کی نشانی ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کی قسم کھائی ہے۔ ہم جو آپؐ کی امت میں شمار ہوتے ہیں ہم نے بھی انہیں قدموں کی پیروی کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا بڑا واضح حکم ہے کہ تم اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم، جو میرا پیارا رسول ہے، اس کے اُسوۂ حسنہ پر چلو۔ اور آپؐ نے ہمیں فرمایا کہ اگر میری پیروی کرنے والے شمار ہونا ہے تو ہمیشہ تمہارے منہ سے عزیزوں، رشتہ داروں، قریبیوں، تعلق داروں اور ہر ایک کے بارے میں خیر کے کلمات نکلنے چاہئیں۔ پھر پڑوسی کے ساتھ بھی عزت اور احترام کا سلوک ہے۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ بعض دفعہ ہمیں شک پڑتا تھا کہ جس طرح پڑوسی کے حقوق کے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں اور ہمیں بتایا جاتا ہے کہ کہیں وہ ہمارے وارث ہی نہ ٹھہر جائیں، وراثت میں بھی ان کا حصہ نہ ہو۔ پھر اس میں مہمان کا احترام کرنا بھی بتایا ہے اور پھر جو مہمان ہیں وہ تو تمہارے قریب آ کر جب ساتھ رہنے لگ گئے تو ہمسائے بھی بن گئے اس لئے مہمان کا تو دوہرا حق ہو گیا کہ ایک مہمان اور دوسرے جب تک یہاں ہیں تمہارے ہمسائے بھی ہیں۔ اور

ان کے بارے میں تمہارے منہ سے کوئی بھی ایسی بات نہیں نکلنی چاہئے جو ان لوگوں کی دل آزاری کا باعث بنے، کسی تکلیف کا باعث بنے۔

ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو وفود آتے تھے آپؐ ان کی مہمان نوازی کا فرض صحابہؓ کے سپرد کر دیتے۔ ایک مرتبہ قبیلہ عبدالقیس کے مسلمانوں کا وفد حاضر ہوا تو آپؐ نے انصار کو ان کی مہمان نوازی کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ انصار ان لوگوں کو لے گئے۔ صبح کے وقت وہ لوگ حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے میزبانوں نے تمہاری مدارات کیسی کی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! بڑے اچھے لوگ ہیں ہمارے لئے نرم بستر بچھائے، عمدہ کھانے کھلائے اور پھر رات بھر کتاب و سنت کی تعلیم دیتے رہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 431)

الحمدللہ کہ ہمارے ہاں جماعت میں بھی یہ نظارے دیکھنے میں آتے ہیں اور یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ربوہ میں بھی ہم نے یہی دیکھا بلکہ خود بھی اسی طرح کرتے رہے کہ مہمان جن سے کوئی خونی رشتہ بھی نہیں ہوتا بلکہ اکثر دفعہ سال کے سال ملاقات ہوتی ہے اور بعض دفعہ کئی سال کے بعد کیونکہ جماعتی نظام کے تحت جس کو جس گھر میں ٹھہرایا جائے اس نے وہیں ٹھہرنا ہوتا ہے اور اس لئے ضروری نہیں ہوتا کہ ہر مرتبہ ہر مہمان وہیں ٹھہرے، بعض دفعہ مہمان بدل بھی جاتے ہیں تو صرف اس لئے ان جلسے پہ آنے والے مہمانوں کو مہمان بنا کر گھروں میں رکھا جاتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں اور اسی لئے اپنے آرام کو ان کی خاطر قربان کیا جاتا ہے۔ مجھے امید ہے یہاں بھی آپ لوگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے اسی طرح حوصلہ دکھاتے رہے ہیں اور انشاء اللہ دکھاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ پہلے سے بھی بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کریں۔

اس دفعہ جب میں کینیڈا گیا ہوں تو بعض احمدی گھروں میں یہ دیکھ کر ربوہ کے جلسوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی کہ گھر والے نیچے ایک کمرے میں یا بیس منٹ (Basement) میں محدود ہو گئے ہیں اور گھر کے کمرے مہمانوں کو دے دیئے، ان مہمانوں کو جن کو جانتے بھی نہیں، کوئی خون کا رشتہ بھی نہیں لیکن ایک مضبوط رشتہ ہے، احمدیت کا رشتہ، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی اس رشتے کو قائم کیا ہوا ہے اور اس مضبوط رسی کو پکڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر ملک میں ہمیں یہ نظارے دکھائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا: حضور! میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور بیوی سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارات کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا۔ آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تم کھانا تیار کرو اور چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپتھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا، بچوں کو بھوکا سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا۔ اور پھر دونوں مہمانوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔ بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے رہے تاکہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی ہمارے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو گئے۔ صبح جب وہ انصاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا: تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”یہ پاک باطن ایثار پیشہ مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ جبکہ وہ خود ضرورتمند اور بھوکے ہوتے ہیں۔ اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں“۔

(بخاری کتاب المناقب باب یؤثرون علی انفسھم و لو کان بھم خصاصۃ)

(اس کا ترجمہ میں نے پڑھ دیا ہے۔) اس حدیث میں جو ہم میں سے بہت دفعہ بہت سے سن بھی چکے ہوں گے، پڑھ بھی چکے ہوں گے لیکن ہر دفعہ جب اس کو پڑھو اس کا عجیب لطف اور مزا ہے اور خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش اس صحابی کی جگہ ہم ہوتے کیونکہ یہ مہمان نوازی تو ایسی اعلیٰ پائے کی مہمان نوازی ہے کہ جب تک یہ دنیا قائم ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہمان نوازی کی مثال کو محفوظ کر لیا ہے اور ہمیشہ کے لئے یہ حوالہ بن چکی ہے اور ریکارڈ میں رہے گی۔ کیونکہ یہ ایسی مہمان نوازی ہے جس پر خوشنودی کا سرٹیفکیٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے خود دیا ہے۔ یہ مثالیں قصے کہانیوں کے طور پر نہیں دی جاتیں۔ آج بھی اگر چاہو تو ایسی مہمان نوازی کی مثال قائم کر سکتے ہو۔ ہر ایک کی اپنی اپنی استعدادیں ہوتی ہیں، توفیق ہوتی ہے۔ اس کے مطابق جتنی زیادہ مہمان نوازی کی جا سکے کرنی چاہئے اور مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ اعزاز بہرحال اس انصاری کا قائم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ لیکن ساتھ یہ بھی ہے کہ اگر نیک نیتی کے ساتھ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی خوشنودی کی خاطر قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے مہمان نوازی کریں گے اور اس لئے مہمان نوازی کریں گے کہ یہ خدا کے پیارے مسیح کے مہمان ہیں، محض للہ یہاں یہ اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور ان کی خدمت ہم نے کرنی ہے تو چاہے ہمیں پتہ چلے یا نہ چلے یہ مہمان نوازیاں بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں ریکارڈ ہو جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی خاطر کئے گئے کسی فعل کو بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا۔ تو چاہے اس جہان میں اجر دے، چاہے اگلے جہان میں رکھے، جو نیکیاں ہیں ان کا تو دونوں جہانوں میں اجر ملتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے زندگی میں ہی ایسے سلوک ہو جاتے ہیں جو فوری طور پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے فضل نظر آ رہے ہوتے ہیں جس سے احساس ہوتا ہے کہ شاید یہ فضل فلاں وجہ سے ہوا ہے۔ اور جب کبھی ایسا موقعہ ہو تو ایسے موقعوں پر اللہ تعالیٰ کے حضور اور جھکنا چاہئے۔ کسی قسم کی بڑائی دل میں نہیں آنی چاہئے بلکہ عاجزی میں ترقی ہونی چاہئے۔

عبداللہ بن طہفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کثرت سے مہمان آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ ہر کوئی اپنا مہمان لیتا جائے۔ ایک رات آپ ﷺ کے پاس بہت زیادہ مہمان آ گئے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ ہر کوئی اپنے حصے کا مہمان ساتھ لے جائے۔ عبداللہ بن طہفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ان میں سے تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تھے۔ چنانچہ جب آپؐ گھر پہنچے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: کیا گھر میں کھانے کو کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! حریرہ نامی کھانا ہے جو میں نے آپ کے افطار کے لئے تیار کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ وہ کھانا ایک برتن میں ڈال کر لائیں۔ اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا سا کھایا اور پھر فرمایا بسم اللہ پڑھ کر کھائیں اور مہمانوں کو دے دیا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کھانے میں سے اس طرح کھایا کہ ہم اسے دیکھ نہیں رہے تھے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تمہارے پاس پینے کو کوئی چیز ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں حریرہ ہے جو میں نے آپ کے لئے تیار کیا ہے۔ فرمایا کہ لے آؤ تو وہ لے آئیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ برتن لے کے اپنے منہ کو لگایا، اس میں سے تھوڑا سا لیا اور پھر مہمانوں کو دے دیا کہ بسم اللہ کر کے پینا شروع کریں۔ پھر کہتے ہیں کہ ہم بھی اسے اس طرح پینے لگے کہ ہم اسے دیکھ نہیں رہے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر وہ سونے کے لئے مسجد میں چلے گئے اور پھر کہتے ہیں صبح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہہ کر لوگوں کو بیدار کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپؐ صبح کے وقت آتے تو لوگوں کو نماز کے لئے اٹھاتے۔ راوی کہتے ہیں جب میرے پاس سے گزرے تو میں اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں عبداللہ بن طہفہ ہوں۔ آپؐ فرمانے لگے سونے کا یہ انداز ایسا ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 326 مطبوعہ بیروت)

الٹے ہو کر سونا بھی ناپسندیدہ فعل ہے۔ سیدھے سونا چاہئے اور بہتر یہی ہے کہ دائیں کروٹ سوئیں۔ اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو۔

جیسا کہ ہر معاملے میں جو بھی جماعتی طور پر ذمہ داریاں بانٹی جاتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حصہ میں ضرور کچھ نہ کچھ ذمہ داری لیا کرتے تھے۔ یہاں بھی جب مہمانوں کو گھروں میں لے جانے کا موقع آیا تو آپؐ کچھ مہمانوں کو اپنے ساتھ گھر لے گئے اور لگتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے جو بھی خوراک تیار کی ہوئی تھی، جیسا کہ روایت سے ظاہر ہے، وہ بہت تھوڑی مقدار میں تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کی گئی تھی۔ جب آپؐ کو بتایا گیا کہ یہ خوراک تھوڑی سی مقدار میں ہے، آپؐ کی افطاری کے لئے تیار کی گئی ہے تو آپ نے اس وجہ سے بھی کہ آپؐ روزے دار تھے اور افطاری کرنی تھی اور اس لئے بھی کہ آپؐ کو پتہ تھا کہ آپ پہلے منہ لگائیں گے تو اللہ تعالیٰ اس خوراک میں برکت ڈال دے گا، پہلے خود کھایا اور پھر باقیوں کو دیا کہ اب کھاؤ۔ اور وہ بھی بغیر دیکھے کھاتے گئے۔ جتنے بھی لوگ تھے سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر پینے کے لئے حریرہ منگوایا تو یہاں روزہ کھولنے والی بات تو کوئی نہیں، زیادہ غالب یہی ہے کہ اس لئے کہ اس خوراک میں برکت پڑ جائے اس کو بھی پہلے آپؐ نے خود پیا۔ تو اسی طرح اور بھی کھانے کے بہت سارے واقعات ہیں آپؐ پہلے لیتے تھے۔ مقصد یہی ہوتا تھا کہ اس میں برکت پڑ جائے کیونکہ جب

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of:
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

میں کھاؤں گا، دعا کروں گا تو اس خوراک میں برکت ہو جائے گی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خوراک پہلے استعمال کی یہ اصل میں مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کے لئے تھا کہ تھوڑی سی خوراک ہے اور اس سے سیر نہیں ہو سکتے تو میں پہلے لوں اور اس پہ دعا پڑھوں تو اللہ تعالیٰ برکت ڈال دے گا۔ اس لئے یہ کوئی عام اصول نہیں ہے بلکہ مہمانوں کی جب خدمت کی جائے تو پہلے مہمانوں کو کھانے کا موقع دینا چاہئے اور اس کے بعد پھر بچا کھچا آپ کھانا چاہئے۔

ایک روایت ہے حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تو لوگ اژدہام کر کے آپؐ کے گرد جمع ہو گئے، بہت سارا ہجوم کر کے رش کر کے آ گئے۔ کہتے ہیں میں بھی ان میں شامل تھا جو دوڑ دوڑ کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب آپؐ کا چہرہ خوب مجھ پر روشن ہو گیا تو میں نے جان لیا کہ یہ منہ جھوٹے کا منہ نہیں ہے اور سب سے پہلی بات جو میں نے آپؐ کو کہتے ہوئے سنا وہ یہ تھی کہ سلام کو رواج دو، کھانا کھلایا کرو اور صلہ رحمی کیا کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(مسند احمد بن حنبل۔مسند باقی الانصار)

فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتے ہوئے سلام کو رواج دو۔ سلام کے رواج دینے کا تو مطلب ہی یہ ہے کہ ہر ایک سے محبت سے پیار سے پیش آؤ تبھی سلام کرنے کا بھی حق ادا ہوتا ہے۔ پھر یہ ہے کہ ایک تو ضرورتمندوں کو بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ دوسرے جب تمہارے پاس جب کوئی مہمان آئے تو مہمان نوازی کے اصول کے تحت اس کی کوئی خاطر تواضع کرو۔ بعض دفعہ بعض دُور پار کے رشتہ دار یا کسی حوالے سے واقف لوگ آ جاتے ہیں یہ سمجھ کر کہ فلاں میرے عزیز کا کوئی واقف کار ہے اس سے مل لیں۔ جب ایسے لوگ آئیں تو ان سے بھی اچھے طریقے سے ملنا چاہئے، یہ نہ ہو کہ بیچارے خرچ کر کے جب آپ کے پاس پہنچیں تو بے رخی سے کہہ دو کہ میں آپ کو جانتا ہوں، نہ اس واقف کار کو جانتا ہوں اور السلام علیکم کیا اور گھر کا دروازہ بند کر دیا۔ اگر کوئی دھوکے باز ہو اس کا تو چہرے سے پتہ چل جاتا ہے۔ احمدی کی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے شکل پہچانی جاتی ہے کہ یہ احمدی ہے۔ اس لئے اس کا بھی خیال رکھیں اور پھر اپنے غریب رشتہ داروں سے خاص طور پر صلہ رحمی کا سلوک کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ عبادت کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرو کیونکہ یہ تو ہر مومن سے توقع کی جاتی ہے۔ فرض نمازوں کی طرف تو توجہ دو گے ہی، اس کی ادائیگی تو تم کر ہی رہے ہو گے مہمان نوازی کے دنوں میں یہ نہ ہو کہ نمازوں کو بھی بھول جاؤ۔ پھر یہ کہ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ان حقوق العباد کی ادائیگی کے بعد اب نیکی کے معیار اتنے بلند ہو گئے ہیں اور نمازوں کی ضرورت نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ فرمایا کہ نہیں، حقوق العباد کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور عبادت کے اعلیٰ معیار بھی اس وقت قائم ہوں گے جب بندوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہو گے۔ اس لئے دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ ایک کا دوسرے پر انحصار ہے۔ تب ہی اعلیٰ معیار قائم ہو سکتے ہیں جو ایک مومن کے لئے چاہئیں اور اگر یہ معیار قائم ہو جائیں تو فرمایا کہ تم بے فکر ہو جاؤ کیونکہ یہ معیار قائم کر کے تم بڑے امن سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اس کی جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی مہمان نوازی صرف مہمانوں تک محدود نہ تھی بلکہ دشمن بھی اس سے محروم نہ تھے۔ یہاں تک کہ جنگ کے قیدیوں سے بھی یہی سلوک تھا۔ چنانچہ ایک شخص ابو عزیز بن عُمیر جو جنگ بدر میں قید ہوئے تھے بیان کرتے ہیں کہ انصار مجھے تو پکی ہوئی روٹی دیتے تھے اور خود کھجوریں وغیرہ کھا کر گزارا کر لیتے تھے اور کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ اگر ان کے پاس روٹی کا چھوٹا سا ٹکڑا بھی ہوتا تو وہ مجھے دے دیتے اور خود نہ کھاتے تھے اور اگر میں تامل کرتا یعنی تھوڑا سا انکار کرتا تو اصرار کے ساتھ کھلاتے تھے۔ (سیرت ابن ہشام۔حالات غزوۂ بدر)

تو یہ ہیں قربانی کے اعلیٰ معیار کہ جنگی قیدیوں سے بھی اتنا حسن سلوک ہو رہا ہے کہ اپنی خوراک کی قربانی دے کر قیدیوں کو کھلایا جا رہا ہے۔ تو جب غیروں کے ساتھ یہ سلوک ہو تو اپنوں سے کس قدر حسن سلوک ہونا چاہئے اور پھر وہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں اس بات کے کس قدر حقدار ہیں کہ ان کی مہمان نوازی میں کوئی بھی کمی نہ آئے۔ اب کچھ روایات حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میں 1901ء میں ہجرت کر کے قادیان آیا اور اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لایا اس وقت میرے دو بچے تھے جن کی عمر پانچ سال اور ایک سال تھی، ساتھ تھے۔ پہلے تو حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے وہ کمرہ رہنے کے واسطے دیا جو حضورؑ کے اوپر والے مکان میں حضورؑ کے رہائشی صحن اور کوچہ بندی کے اوپر والے صحن کے درمیان تھا۔ اس میں صرف دو چھوٹی چھوٹی چارپائیاں بچھ سکتی تھیں۔ چند ماہ ہم وہاں رہے اور چونکہ ساتھ ہی کے برآمدے اور صحن میں حضرت مسیح موعودؑ مع اہل بیت رہتے تھے۔ اس واسطے حضرت مسیح موعودؑ کے بولنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت ام المومنین حیران ہو رہی تھیں (یعنی ان کو بڑی گھبراہٹ تھی) کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پر ہے۔ (بہت بھرا ہوا ہے) اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ کہتے ہیں کہ کیونکہ میں ساتھ کے کمرے میں تھا اس واسطے مجھے ساری کہانی سنائی دے رہی تھی اور وہ قصہ یہ تھا کہ ایک دفعہ ایک جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی رات اندھیری تھی، قریب کوئی بستی نہیں تھی وہ بیچارا ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے لئے لیٹ گیا۔ اس درخت کے اوپر پرندوں کا گھونسلہ تھا۔ ان پرندوں نے فیصلہ کیا کہ آج رات یہ ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ تو مادہ نے نر کی اس بات کا اقرار کیا۔ پھر ان دونوں نے مشورہ کیا کہ رات ٹھنڈی ہے ہمارے مہمان کو آگ سینکنے کی ضرورت پڑے گی۔ آگ تاپنے کی ضرورت پڑے گی تو ہمارے پاس کچھ اور تو ہے نہیں چلو اپنا گھونسلہ اور اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیتے ہیں۔ ان لکڑیوں کو جلا کے وہ آگ سینک لے گا۔ انہوں نے تنکا تنکا کر کے اس گھونسلے کو نیچے پھینک دیا تو مسافر نے اس کو جلایا اور اس کو غنیمت جانا اور آگ لگا کے ٹھنڈ سے بچنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد پرندوں نے مشورہ کیا کہ مہمان کو یہ آرام تو پہنچ گیا اس کے لئے کھانے کا بھی کوئی انتظام ہونا چاہئے۔ اور تو ہمارے پاس کچھ ہے نہیں، ہم خود ہی اس آگ میں جا گرتے ہیں۔ جب بھن جائیں گے تو مسافر کھا لے گا۔

(ذکر حبیب صفحہ 85 تا 87 مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ)

تو اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت اماں جان کو یہ کہانی سنائی کہ اس طرح مہمانوں کی خدمت کرنی چاہئے۔ آپ یہ نمونہ اپنے لوگوں میں قائم کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے مہمان نوازی کے لئے ہمیشہ یہ ذہن میں رہنا چاہئے کہ قربانی کرنی پڑتی ہے اور چاہے جتنی مرضی سہولتیں ہوں کچھ نہ کچھ ماحول کے مطابق قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے کہتے ہیں کہ مہمان کا آنا رحمت کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ مہمان کے لئے بہر حال قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔

یہ مہمان نوازی کے طریقے اور سلیقے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں سکھانا چاہتے ہیں اور ہم سے توقع رکھتے ہیں اس کا آج کل اظہار ہونا چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو اس کی عزت و تکریم کرو۔

(ابن ماجہ ابواب الادب باب اذا أتاكم كريم قوم فاكرموه)

یہاں بھی بعض معززین آتے ہیں، بعض تو احمدی نہیں ہوتے اور بعض احمدی بھی ہوتے ہیں۔ اپنی اپنی قوم میں، اپنے ملک میں ان کا اپنا ایک مقام ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ بہت زیادہ احترام کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کے لئے علیحدہ انتظام ہوتا ہے اور انتظامیہ ان کا بہت خیال رکھتی ہے لیکن ہر احمدی کو جو جلسہ پر آ رہا ہو، ان لوگوں کا خاص طور سے خیال رکھنا چاہئے۔ بعض دفعہ بعض مواقع پیش آ جاتے ہیں اس لئے ہمیشہ خیال رکھیں کہ ان لوگوں کا خاص احترام کرنا ہے۔ یہ خیال دل میں کبھی نہ آئے کہ یہ تو فلاں غریب ملک کا آدمی ہے اس کی عزت و احترام اتنا زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب شیطانی خیال ہیں۔ انہیں غریب ملکوں نے احمدیت قبول کرنے میں کھلے دل کا اظہار کیا ہے اور ان معززین میں سے اکثریت نے بھی جماعت سے بہت تعاون کیا ہے جو یہاں آتے ہیں۔ اس لئے ان کی عزت و احترام کا ہر احمدی کو بہت خیال رکھنا چاہئے۔

ایک اور واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کا ہے کہ ایک ہندو حضرت اقدس

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بجّلوا المشائخ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دُعا کے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینٹنک لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

کے حضور حاضر ہوا۔ کیونکہ ہندوؤں کا ایک خاص مزاج ہوتا ہے اور کھانے پینے کا بھی اپنا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے لئے تو کوئی مسئلہ نہیں تھا لنگر جاری تھا لوگ آتے تھے، کھاتے تھے۔ لیکن ہندو مہمان کے لئے خاص انتظام کرنا پڑا اور وہ انتظام چونکہ دوسروں کے ہاں کرانا ہوتا تھا اس لئے ظاہر میں اس کی مشکلات بھی ہوتی تھیں۔ تو اس موقعے پہ بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمان نوازی کا پورا اہتمام فرماتے تھے۔ جب وہ آیا اور آپ سے ملاقات کی تو آپؑ نے فرمایا یہ ہمارا مہمان ہے، اس کے کھانے کا انتظام بہت جلد کر دینا چاہئے۔ ایک شخص کو خاص طور پر حکم دیا کہ ایک ہندو کے گھر اس کے لئے بندوبست کیا جاوے۔ (سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ جلد اول صفحہ 142)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تو یہ ہے کہ ایسے غیر جو آتے ہیں ان کے لئے انتظام علیحدہ ہوتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ جتنا بہترین انتظام ہو سکے، کیا جائے۔ ان رش کے دنوں میں لیکن اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ڈیوٹی والے بھی اور عام لوگ بھی ایسے لوگوں کے آنے جانے کے وقت میں بھی کوئی ایسا واقعہ نہ ہو جو کسی قسم کی تکلیف کا باعث بنے۔ اس لئے ایک تو کوئی نہ کوئی معاون انتظامیہ کو ان لوگوں کے ساتھ ہمیشہ رکھنا چاہئے تاکہ چیکنگ وغیرہ کے وقت میں کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہو۔ بعض دفعہ اس کے علاوہ بھی بعض احمدی اپنے ساتھ کسی غیر کو جلسہ دکھانے کے لئے لے آتے ہیں تو ان کا بھی انتظامیہ کو خیال رکھنا چاہئے۔ ایک تو اس لئے بھی کہ اس شخص کے بارے میں تسلی ہو جائے اس کے لئے بھی ضروری ہے اور دوسرے مہمان نوازی کے تقاضے کے لئے بھی۔ تسلی کے لئے اس لئے ضرورت پڑتی ہے کہ بعض دفعہ بہت تھوڑے عرصے کی واقفیت ہوتی ہے اور دعوت الی اللہ کے شوق میں لوگ بعض دفعہ بعض غلط لوگوں کو بھی لے آتے ہیں اس لحاظ سے احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہرحال غیر محسوس طریقے پر یہ نہ ہو کہ اتنی چیکنگ شروع ہو جائے کہ اگلے کو احساس ہو جائے، اگر کوئی صحیح بھی ہے تو اس کو برا لگنے لگ جائے، دونوں صورتوں کے لئے ہر وقت ایک خاص انتظام رہنا چاہئے۔

ایک روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کی نماز کے بعد مجلس میں بیٹھے تو میر صاحب نے عبدالصمد صاحب آمدہ از کشمیر کو آگے بلا کر حضور کے قدموں میں جگہ دی اور حضرت اقدس سے عرض کیا کہ ان کو یہاں ایک تکلیف ہے کہ یہ چاولوں کے عادی ہیں اور یہاں روٹی ملتی ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ۔ ہمارے مہمانوں میں سے جو تکلف کرتا ہے اسے تکلیف ہوتی ہے اس لئے جو ضرورت ہو کہہ دیا کرو۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ ان کے لئے چاول پکوا دیا کرو۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 482 جدید ایڈیشن)

یہاں بھی عمومی انتظام ہوتا ہے اور بعض قوموں کے لئے مختلف ممالک سے لوگ آ رہے ہوتے ہیں مختلف قومیتوں کے لوگ آ رہے ہوتے ہیں، ان کے مطابق کھانے کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ بعض لوگوں کو جو عام خوراک کھانے والے ہیں ان کو بھی کچھ نرم یا پرہیزی غذا کی بھی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ اس خوراک کا انتظام تو ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ مہمانوں کو پتہ نہیں ہوتا اس لئے انتظامیہ کو اجتماعی قیام گاہوں پر یہ انتظام کرنا چاہئے اور دیکھتے رہنا چاہئے کہ اگر کوئی ایسا مریض کی حالت میں ہو تو اس کے لئے یہ انتظام ہو جائے۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی چھوٹی موٹی بیماری ہے یا خوراک کو بدلنا چاہتے ہیں تو وہ مہمان آ جاتے ہیں کہ ہم نے تو پرہیزی کھانا ہی کھانا ہے اور بعض دفعہ مہمان ناجائز سختی بھی کر جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے مجھے بھی اس کا تجربہ ہے، لیکن کارکنان کو اس کے باوجود صبر اور حوصلے اور برداشت سے کام لینا چاہئے۔

حضرت سید حبیب اللہ صاحب حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اطلاع دی تو حضورؑ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے۔ اس واسطے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 163 جدید ایڈیشن)

تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ مہمانوں کے لئے قربانی کرنی پڑتی ہے۔ یہاں بھی یہی سبق ہمیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ہمیں دیا ہے کہ باوجود تکلیف کے اور شدید تکلیف کے، مہمان کے لئے آپؑ گھر سے باہر تشریف لے آئے نہیں تو ایسی حالت نہیں تھی کہ ملتے۔ خود اظہار فرمایا، اس لئے ہمیشہ اس سنہری اصول کو یاد رکھنا چاہئے کہ گھر آئے مہمان سے ضرور مل لینا چاہئے۔ جیسا کہ پہلے میں نے کہا کسی قسم کی ٹال مٹول نہ ہو یا یہ کہ گھر آئے اور بے رخی سے مل کر گھر کا دروازہ بند کر لیں۔ کیونکہ یہاں کے بعض لوگوں کو اندازہ نہیں، پرانے رہنے والے ہیں کہ پاکستان وغیرہ ملکوں سے جو لوگ آتے ہیں کس طرح پیسہ جوڑ کے کرایہ بناتے ہیں اور پھر صرف اس لئے کہ یہاں جلسہ اٹینڈ (attend) کریں گے کیونکہ اس جلسے کی ایک مرکزی حیثیت ہو چکی ہے اور اس لحاظ سے بھی ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ آپ سب تو یہاں رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ بیت الفکر میں ایک دفعہ لیٹے ہوئے تھے ایک بیان کرنے والے نے بیان کیا اور کہتے ہیں کہ میں پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرے کی کھڑکی پر لالہ شرمپت یا شاید ملاوامل نے دستک دی۔ میں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا۔ لیکن حضرت صاحب نے بڑی جلدی اٹھ کر تیزی سے جا کے مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی اور پھر اپنی جگہ بیٹھ گئے اور فرمایا آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مرتبہ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ جلد اول صفحہ 160)

تو دیکھیں جہاں مریدی کا سوال ہے، اس روایت میں وہاں مرید کی خواہش کے مطابق پاؤں دبانے کی اجازت تو دے دی لیکن جہاں مہمان کے حق کا سوال ہے تو برداشت نہ کیا اور پہلے تیزی سے اٹھ کے خود دروازہ کھول دیا کہ آپ مہمان ہیں۔ آج کل کے پیروں کی طرح نہیں کہ تم پاؤں دبا رہے ہو اس لئے جاؤ دروازہ کھولو کیونکہ تمہارا مقام ہی یہی ہے۔ تو یہ نمونے ہیں، دیکھیں کس باریکی سے آپ نے ان کا خیال رکھا تاکہ یہ مثالیں جماعت کی ترقی کے لئے قائم ہو جائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک بہت شریف اور بڑے غریب مزاج احمدی سیٹھی غلام نبی صاحب ہوتے تھے جو رہنے والے تو چکوال کے تھے مگر پنڈی میں دکان کیا کرتے تھے، انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں شام کے وقت قادیان پہنچا۔ تھا رات کو جب میں کھانا کھا کر لیٹ گیا تو کافی رات گزر گئی اور تقریباً بارہ بجے کا وقت ہو گیا کسی نے میرے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے تھے۔ ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضورؑ کو دیکھ کر گھبرا گیا مگر حضورؑ نے بڑی شفقت سے فرمایا کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے کہا کہ آپ کو دے آؤں آپ یہ دودھ پی لیں، آپ کو شاید دودھ کی عادت ہو گی۔ اس لئے دودھ آپ کے لئے لے آیا ہوں۔ سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ سبحان اللہ! کیا اخلاق ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مسیح اپنے ادنیٰ خادموں تک کی خدمت اور دلداری میں کتنی لذت پا رہا ہے اور تکلیف اٹھا رہا ہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم بحوالہ سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

تو دیکھیں مہمان نوازی کے نظارے، خدا کے مسیح کی مہمان نوازی کے۔ اس واقعہ کو تصور میں لائیں تو ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود رات بہت دیر گئے، ایک ہاتھ میں لالٹین پکڑی ہوئی، اندھیرا بہت زیادہ تھا اور وہاں کے رستے بھی ایسے تھے، اور دوسرے ہاتھ میں دودھ کا گلاس مہمان کے لئے لے کے جا رہے ہیں۔

اسی طرح مہمانوں کی ضرورت کے خیال کے بارے میں کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک مہمان نے آ کے کہا کہ میرے پاس بستر نہیں ہے تو حضرت صاحبؑ نے حافظ حامد علی صاحبؓ کو کہا کہ اس کو لحاف دے دیں حافظ حامد علی صاحب نے عرض کیا کہ یہ شخص لحاف لے جائے گا (اس کے حلیے سے لگ رہا ہو گا کہ لے جانے والا ہے) تو حضور نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ لحاف لے جائے گا تو اس کا گناہ اس کے سر ہوگا۔ اور اگر بغیر لحاف کے سردی سے مر گیا تو ہمارا گناہ ہوگا۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ 130 مولفہ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

مولوی عبدالکریم صاحبؓ فرماتے ہیں کہ چار برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ آپ کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ جون کا مہینہ تھا۔ مکان نیا نیا بنا تھا۔ دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی۔ میں وہاں لیٹ گیا۔ تو حضورؑ ٹہل رہے تھے میں ایک دفعہ جاگا تو آپؑ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ میں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ آپ نے بڑی محبت سے پوچھا کہ آپ کیوں اٹھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں اور میں اوپر کیسے سو رہوں۔ مسکرا کے فرمایا کہ میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ لڑکے شور کرتے تھے انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب صفحہ 41)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک قادیان کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام دین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور

نونیت جیولرز
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
NAVNEET JEWELLERS
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

ان کے کپڑے بھی پھٹے پرانے تھے حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلے پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں چند معزز مہمان آکر حضور کے قریب بیٹھتے گئے اور ان کی وجہ سے ہر مرتبہ میاں نظام دین کو پرے ہٹنا پڑتا۔ تھوڑی دیر کے بعد کوئی نہ کوئی معزز آجاتا تھا۔ اس کی وجہ سے وہ جگہ دے کے خود پیچھے ہٹ جاتے تھے حتیٰ کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ پھر کہتے ہیں کہ اتنے میں کھانا آیا تو حضورؑ نے جو یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھالیں اور میاں نظام دین سے مخاطب ہو کر فرمایا: آؤ میاں نظام دین! ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ یہ فرما کر حضورؑ مسجد کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے اور حضور نے اور میاں نظام دین نے کوٹھڑی کے اندر بیٹھ کر ایک ہی پیالے میں کھانا کھایا۔ اور اس وقت میاں نظام دین پھولے نہیں سماتے تھے اور جو لوگ میاں نظام دین کو عملاً پرے دھکیل کر حضرت مسیح موعودؑ کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔

(سیرت طیّبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 188)

گزشتہ جمعے میں میں نے مجالس کے حقوق کے بارے میں بتایا تھا تو یہ واقعہ مجالس کے حقوق سے بھی متعلق ہے اور مہمان نوازی سے بھی متعلق ہے اور دوسرے کے جذبات کے احساس سے بھی متعلق ہے۔

کسی مجلس میں جو بھی نیا آنے والا ہو اس کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ بیٹھے ہوئے آدمی کی جگہ پر بیٹھے، چاہے وہ اس کے لئے جگہ خالی بھی کرے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس وقت تو ایسے لوگوں کو کچھ نہیں کہا کہ کیوں اسے پیچھے دھکیل رہے ہو۔ تربیت کرنا مقصود تھا۔ اصل مقصد تو تربیت تھی ان لوگوں کی۔ تو سوچ لیا تھا کہ ان بڑوں کی اصلاح یا تربیت میں نے کس طرح کرنی ہے۔ اور آپ کا حساس دل غریب کے دل کا احساس کر رہا تھا۔ اس لئے آپؑ نے کھانا آتے ہی خاموشی سے کھانا ڈالا اور اٹھا کر ایک طرف لے گئے اور خاموشی خاموشی میں سارے ماحول کو ساری مجلس کو سبق دے دیا کہ تم لوگ جسے حقیر سمجھ کر جوتیوں میں دھکیل چکے تھے یہ نہ سمجھو کہ وہ اس کا حقدار تھا بلکہ وہ تم سب سے زیادہ معزز ہے کیونکہ آج اہل خانہ کے پہلو میں بیٹھ اور خدا کے مسیح کے پہلو میں بیٹھ کر اس کی پلیٹ میں اس کے ساتھ کھانا کھا رہا ہے۔ یہ دیکھ کر جیسا کہ روایت میں بھی آتا ہے، کہ ان بڑوں کا کیا حال ہوگا۔ شرم سے پانی پانی ہو رہے تھے۔ اس لئے ہمیشہ عاجزی کو پکڑے رکھیں اور ہر مہمان کی عزت و احترام کریں۔ مہمانوں کے ساتھ جو مہمان نوازی کا سلوک ہے وہ ہمیشہ ایک جیسا ہونا چاہئے۔ کسی کو غریب سمجھ کر، حقیر سمجھ کر مہمان نوازی میں فرق نہ آئے۔ اور مہمانوں سے فرق کرنا اللہ تعالیٰ کو اس قدر ناپسند تھا کہ ایک دفعہ اس طرح کا فرق ہونے پر جو کارکنان کی طرف سے ہوا اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو خبر دی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ رات اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ لنگر خانے میں رات کو ریاء کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اب جو لنگر خانے میں کام کر رہے ہیں ان کو علیحدہ کر کے قادیان سے چھ ماہ تک نکال دیں۔ جتنی نرم طبیعت تھی اس کے باوجود اتنا ناراضگی کا اظہار فرمایا حضور نے۔ آپؑ نے فرمایا ان لوگوں کو چھ مہینے کے لئے قادیان سے ہی نکال دو۔ اور ایسے شخص مقرر کئے جائیں جو نیک فطرت اور صالح ہوں۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد 3 صفحہ 194 روایت میاں اللہ دتا صاحب سہرانی سکنہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان)

ایک اور جگہ ایک روایت میں فرمایا کہ رات خدا تعالیٰ کی طرف سے جھڑک آئی ہے (یعنی اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جھڑک کا نام دے رہے ہیں) کہ میرا لنگر ذرا بھی منظور نہیں ہوا کیونکہ اس میں ریاء کیا گیا ہے مسکین محروم رہ گئے ہیں اور امراء کو اچھا کھانا کھلایا گیا ہے۔ پھر کھانے کا انتظام حضرت صاحب نے اپنے سامنے کروایا اور سب کو ایک قسم کا کھانا کھلایا۔ ویسے بھی لنگر خانے کا شعبہ خدائی منشاء کے مطابق ایک لمبے عرصے تک حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے پاس ہی رکھا تھا۔ جب مصروفیات بہت زیادہ بڑھ گئیں اور طبیعت میں بھی کچھ کمزوری آگئی اس وقت پھر ایک انتظامیہ کے سپرد کیا۔ جب آپ انتظام اپنے پاس رکھتے تھے تو اس وقت کا واقعہ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ تھا۔ ان دنوں جلسے کے لئے الگ چندہ جمع ہو کر نہیں جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنے پاس سے صَرف فرماتے تھے، خرچ کرتے تھے۔ تو میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کیا کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سامان نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر یعنی حضرت اماں جان کا کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے اس کو بیچ دو اور اس سے اتنا لے لو جس سے رات کی مہمان نوازی کا سامان ہو جائے۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچایا۔ دو دن کے بعد پھر میر صاحب نے رات کے وقت، کہتے ہیں میری موجودگی میں کہا کل کے لئے پھر کچھ نہیں ہے۔ فرمایا کہ ہم نے برعایت ظاہری اسباب کے انتظام کر دیا تھا۔ پہلے تو میں نے جو ظاہری اسباب تھے زیور گھر میں پڑا ہوا تھا اس کو بکوا کے انتظام کر دیا تھا اب ہمیں ضرورت نہیں ہے، جس کے مہمان ہیں وہ خود کرے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں وہ خود انتظام کر لے گا۔ تو اگلے دن کہتے ہیں کہ آٹھ یا نو بجے صبح جب چٹھی رساں (ڈاکیا) آیا تو حضورؑ نے میر صاحب کو اور مجھے بلایا۔ چٹھی رساں کے ہاتھ میں دس پندرہ کے قریب منی آرڈرز ہوں گے جو مختلف جگہوں سے آئے ہوئے تھے سو سو پچاس پچاس روپے کے (اس زمانے میں سو اور پچاس کی بہت قیمت تھی) اور اس پر لکھا تھا کہ ہم حاضری کے لئے معذور ہیں یعنی جلسے پر حاضر نہیں ہو سکتے، مہمانوں کے اخراجات کے لئے یہ روپے بھیجے جاتے ہیں۔ وہ آپؑ نے وصول فرمائے پھر توکل پر ایک تقریر فرمائی۔ اور بھی چند آدمی تھے جہاں آپؑ کی نشست تھی۔ وہاں کا یہ ذکر ہے۔ فرمایا کہ جیسا کہ دنیا دار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گا نکال لوں گا اس سے زیادہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے جب ضرورت ہوتی ہے فوراً خدا تعالیٰ بھیج دیتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا جس کے مہمان ہیں آپ ہی سنبھال لے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فوراً رقم کا انتظام کر دیا۔

(سیرت المہدی حصہ چہارم غیر مطبوعہ روایات نمبر 1126 صفحہ 563,564)

تو جہاں تک آجکل فی زمانہ مہمان نوازی کے اخراجات کا تعلق ہے وہ تو اللہ تعالیٰ مہیا کرتا ہے اس کی تو کوئی فکر کی بات نہیں ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ مہمانوں کی مہمان نوازی میں کوئی تخصیص یا فرق نہیں ہونا چاہئے۔ ایک غیر از جماعت کا آپ کی مہمان نوازی اور جماعت کے احباب کی مہمان نوازی کے بارے میں تبصرہ ہے۔ مولوی ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی تھے ابوالنصر آہ 3/مئی 1905ء کو قادیان تشریف لائے اور اخبار وکیل میں اپنے سفر قادیان کی داستان لکھی۔ اس میں یہ اس طرح لکھتے ہیں۔ 'میں نے اور کیا دیکھا، قادیان دیکھا، مرزا صاحب سے ملاقات کی، مہمان رہا، مرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ میرے منہ میں حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے اور میں شور غذائیں کھا نہیں سکتا تھا (یعنی زیادہ نمک مرچ والی نہیں کھا سکتے تھے) مرزا صاحب نے جبکہ وہ گھر سے تشریف لائے دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی۔ کارکنان کو کہا ان کو دودھ اور روٹی دو کیونکہ یہ مرچیں نہیں کھا سکتے۔ پھر کہتے ہیں آجکل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ جو خود انہی کی ملکیت ہے۔ میں قیام پذیر ہیں۔ بزرگان ملت بھی وہیں ہیں۔ قادیان کی آبادی تقریباً 3 ہزار آدمی کی ہے مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے۔ نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی شاندار اور بلند عمارت تمام بستی میں صرف ایک ہی عمارت ہے۔ راستے کچے اور ناہموار ہیں بالخصوص وہ سڑک جو بٹالہ سے قادیان تک آتی ہے۔ اپنی نوعیت میں سب پر فوق لے گئی ہے (یعنی کہ ایسی خراب سڑک ہے جو خراب سڑکوں میں یا سفر کی مشکلات میں سب سے بڑھ گئی ہے) کہتے ہیں آتے ہوئے یکے میں مجھے ٹانگے میں جس قدر تکلیف ہوئی تھی نواب صاحب کے رتھ نے لوٹنے کے وقت تخفیف کر دی۔ آئے تو ٹانگے پہ تھے واپسی پہ نواب محمد علی خاں صاحب نے رتھ دے دی تھی اس سے کہتے ہیں کہ میرا سفر نسبتاً آسان ہو گیا۔ پھر آگے لکھتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل میں موجزن نہ ہوتا تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی میں آگے نہ بڑھ سکتا، اتنا گندا راستہ تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ اکرام ضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سا سلوک کیا۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ مرتبہ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ صفحہ 144-145)۔ یہ نمونے ہمیں ہمیشہ قائم رکھنے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم پوری توجہ کے ساتھ اور انشراح صدر کے ساتھ خوش دلی سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔ اور یہاں ان دنوں میں کسی کو کوئی بھی تکلیف نہ ہو۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ لمبے تجربے سے ماشاء اللہ منتظمین اور معاونین بھی اس قابل ہو چکے ہیں کہ ان مہمانوں کی خدمت احسن طور پر انجام دے سکیں۔ تو اپنی تمام صلاحیتوں کے ساتھ خدمت کرنی چاہئے اور ہمیشہ صبر، حوصلے اور دعا کے ساتھ اس خدمت پر کمربستہ رہیں، اس خدمت کو کرتے رہیں اور اپنے کسی قریبی عزیز کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق پائیں۔ علاوہ ان لوگوں کے جو ڈیوٹی پر ہیں وہ تو خدمت پر مامور ہیں، خدمت کریں گے لندن میں رہنے والے اور اسلام آباد کے ماحول میں رہنے والوں سے بھی امید ہے کہ وہ بھی مہمان نوازی کے نمونے دکھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ ❁❁❁❁❁

لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے

احمدیہ شفاخانہ قادیان میں ایک لیڈی ڈاکٹر کی آسامی خالی ہے۔ موجودہ تنخواہ کی گریڈ: 5148-172-7728-206-9788 ہے۔ علاوہ ازیں ایک ہزار روپے Non-Practicing Allowance اور ایک ہزار روپے مہنگائی الاؤنس بھی ماہوار ملا کریگی۔ آئندہ مالی سال میں گریڈ میں ترمیم کی امید ہے۔ احمدی لیڈی ڈاکٹر صاحبان جو زنانہ بیماری اور ڈیلیوری و Caesarian Section وغیرہ کرنے کا تجربہ رکھتی ہوں اور خدمت و قربانی کا جذبہ رکھتی ہوں جلد از جلد خاکسار کو اپنی درخواست پوری کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔ جو لیڈی ڈاکٹر صاحبان ابھی MBBS پاس کی ہیں اور زیادہ تجربہ نہیں رکھتی ہوں وہ بھی درخواست دے سکتی ہیں مگر تنخواہ کی گریڈ ان کی قابلیت اور تجربہ کے مطابق دیا جائے گا۔ (ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال قادیان)

''قرآن مجید تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت پیار کرو کلام الٰہی کی محبت جنت میں لے جاتی ہے''

(سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ لاس اینجلس امریکہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۴ ستمبر ۰۴ء کو مسجد بیت الفتوح لندن یو کے سے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں تمام احباب جماعت کو قرآن کریم پڑھنے اور عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے اس ضمن میں ذیلی تنظیموں خصوصاً انصار اللہ کو توجہ دلائی کہ وہ خود بھی قرآن کریم پڑھیں اور اپنے بچوں کو قرآن کریم سکھائیں۔ حضور نے سورۃ بقرہ کی آیت کریمہ ذالك

الکتاب لاریب فیه هدیً للمتقین

ترجمہ:: یہ وہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو

(ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع)

تلاوت فرمائی اور اس کے علاوہ ذیل کی ایک اور آیت کریمہ سورۃ الفرقان سے پڑھی۔

وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا هذاالقرآن مهجوراً

ترجمہ:: اور سول کہے گا اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس آیت کی تشریح میں مزید فرماتے ہیں:-

یہ آیت صحابہ کے متعلق تو یقیناً نہیں ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بلکہ اس کے بعد تین صدیوں تک آنے والے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے قرآن کو نہیں چھوڑا لازماً یہ ایک پیشگوئی ہے جو آئندہ زمانہ میں پوری ہونے والی تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم قرآن کو چھوڑ دے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کرینگے۔

(قرآن کریم ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ فٹ نوٹ صفحہ ۶۱۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ۶ جولائی ۱۹۹۷ء کوٹورانٹو میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اس آیت کریمہ کے حوالہ سے جو جماعت عالمگیر کو نصیحت فرمائی وہ یوں ہے۔

''حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ یہ رسول شکوہ کرے گا۔ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ دیا پس آپ وہ قوم نہ بنیں جن کا قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکوہ ہو کہ اے خدا میری کہلانے والی، مراد کہلانے کا مضمون اس میں داخل ہے، کہلانے والی قوم نے اس قرآن کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ مہجور کی طرح چھوڑ کر چلی گئی۔ فرماتے ہیں: آپ کتنے ہیں جن کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن خدا کے حضور عرض کر سکتے ہیں کہ اے خدا یہ میری قوم ہے۔ جس نے قرآن کو مہجور کی طرح نہیں چھوڑا۔ پس بہت ہی اہم مسئلہ ہے اور عبادت کی جان قرآن کریم ہے...... ہماری تربیت کی بنیادی ضرورت ہے اور تربیت کی کنجی ہے۔ جس کے بغیر ہماری تربیت ہو نہیں سکتی''۔

قرآن خدا کا کلام

قرآن کریم خدا کا کلام ہے جو ہمارے پیارے نبی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ جس میں راہ ہدایت ہے، جس پر عمل کر کے انسان خدا کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ اور یہی انسان کی پیدائش کی علت غائی بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن نا تمام ہے
وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

قرآن مجید اللہ میاں کا خط ہے جو ہمارے نام آیا ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ اپنے پیارے اور محبوب کے آنے والے خط کو بار بار پڑھتا ہے اور اس میں ایک لذت محسوس کرتا ہے۔ کبھی اسے چومتا۔ کبھی آنکھوں پر لگاتا اور بعض اوقات تو جگہ جگہ لئے پھرتا ہے۔ اور اس کے مضمون کے ایک ایک لفظ کو اپنے دل و دماغ میں اتارتا ہے۔ پس وہ خط جو خدائے رحماں نے ہمارے نام بھیجا ہے اس کی ہمیں کس قدر عزت کرنی ہوگی کس قدر پڑھنا ہوگا اور کس قدر اس پر عمل کرنا ہوگا۔

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن)

صحیح مسلم کی ایک اور حدیث ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اقرؤا القرآن فانه یاتی یوم القیامة شفیعاً لاصحابه

یہ حدیث ابو امامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کریم پڑھا کرو کیونکہ قیامت کے دن یہ اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا۔

ایک اور حدیث ہے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان الله یرفع بهذا الکتاب اقواماً و یضع به آخرین :

کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بعض قوموں کو تو رفعتیں، بلندیاں اور کامیابیاں دے گا۔ لیکن کچھ ایسی قومیں بھی ہونگی جو اس کے ذریعہ پستی اور ذلت میں گرائی جائینگی۔ گویا اس کو پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے خدا کے حضور بلند مراتب حاصل کرینگے اور نہ پڑھنے والے۔ عمل نہ کرنے والے ہمیشہ ذلیل و رسواء ہونگے۔ جیسا کہ اس وقت ہو رہا ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ نے صرف ظاہری طور پر قرأت کرنے والوں کو یہ خوشخبری بھی دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب کا ایک حرف بھی پڑھا اس کے حساب میں ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک نیکی دس نیکیوں جتنا ثواب رکھے گی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

''تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے''۔ (کشتی نوح)

پھر فرماتے ہیں:-

''خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے''۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''مجھے بھیجا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں''

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۴)

قرآن کریم پڑھنے کی تلقین

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''قرآن مجید تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کہ کلام الٰہی کی محبت جنت میں لے جاتی ہے اور ڈھال کی طرح بچانے والی ہوتی ہے''

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو جو قرآن کریم سے محبت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں ان سب میں مجھے خدا کی ہی کتاب پسند آئی'' (بدر ۱۸ جنوری ۱۹۱۲ء)

پھر آپؓ فرماتے ہیں:

''قرآن میری غذا، میری تسلی اور اطمینان کا سچا ذریعہ ہے اور میں جب تک اس کو کئی بار مختلف رنگ میں پڑھ نہیں لیتا مجھے آرام اور چین نہیں آتا''۔

آپؓ فرماتے تھے:

''خدا تعالیٰ مجھے بہشت اور حشر میں نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں گا تا کہ حشر کے میدان میں بھی قرآن شریف پڑھوں، پڑھاؤں اور سنوں''۔ (تذکرہ اسلامی جلد اوّل صفحہ ۲۴۶)

قرآن کریم پڑھیں اور پڑھائیں

حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۱ نومبر ۱۹۴۷ء کو خاص طور پر اس موضوع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جماعت احمدیہ کو تلقین فرمائی کہ اگر ہماری جماعت قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو سارے مصائب آپ ہی آپ ختم ہو جائیں چنانچہ فرمایا:-

''ہماری جماعت میں کوئی ایک شخص بھی نہ رہے جسے قرآن نہ آتا ہو... جب تک ہم اپنے ساتھیوں اور اپنے دوستوں اور اپنے رشتہ داروں کو قرآن کریم پڑھانے اور اس پر عمل کرانے کی کوشش نہ کرینگے اس وقت تک ہمارا قدم اس اعلیٰ مقام تک نہیں پہنچ سکتا جس مقام تک پہنچنے کے نتیجہ میں انبیاء کی جماعتیں کامیاب ہوا کرتی ہیں''۔

بڑا جہاد

پس اے دوستو اور عزیزو! قرآن کریم پڑھنا۔ پڑھانا۔ سمجھنا اور اس پر عمل کرنا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ یہی بڑا جہاد ہے جو ہم سب نے مل کر اس وقت کرنا ہے۔ تمام تنظیمیں اپنی اپنی جگہ پر قرآن کریم پڑھانے کی کلاسیں لگانے میں سرگرم عمل ہو جائیں۔ خصوصاً انصار اللہ جس طرح کہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے اور پھر گھروں میں تلاوت کرنے کو رواج دیں، صبح نماز فجر کے بعد ہر گھر سے تلاوت قرآن کریم کی آواز آئے ماؤں اور بہنوں سے بھی یہی التجا اور گذارش ہے کہ اپنے بچوں کا گہری نظر سے جائزہ لیں۔ کہ انہیں صحیح تلفظ کے ساتھ کہاں تک قرآن کریم پڑھنا آتا ہے۔ ناظرہ قرآن کریم سیکھنے کے بعد انہیں ترجمہ اور معانی سکھائے جائیں۔

یہی اس وقت کا جہاد ہے۔ اسی کے ذریعہ ہماری فتح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

☆☆☆

ولادت اور درخواست دعا

خاکسارہ کے لڑکے عزیزم رحمت اللہ سعیدی کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے پانچ سال بعد اولاد سے نوازتے ہوئے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے لڑکے کا نام ''جری اللہ'' تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ظفر اللہ صاحب سعیدی مرحوم کا پوتا اور مکرم محمد عثمان صاحب جنگڑی کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت و تندرستی نیک صالح ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰)

(قمر النساء بیگم اہلیہ محمد ظفر اللہ صاحب سعیدی شوراپور کرناٹک)

سیّارہ مریخ کے متعلق جدید تحقیق

کیا منگل زمین جیسا ہی عظیم ہے؟ کیا وہاں پر کسی شکل میں زندگی کا وجود ہے؟ اور کیا کبھی انسان منگل پر جا کر دائمی طور پر اپنی حکومت قائم کر سکے گا؟ ان سب سوالوں اور منگل پر اب تک ہوئی تحقیق کا خلاصہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں

☆- 1960 میں امریکہ اور روس نے پہلی بار منگل پر جانے کی مشترکہ تدبیر پر عمل شروع کیا

☆- 1976ء میں پہلی مرتبہ وائکنگ طیارہ منگل پر اترا حالانکہ طیارے اور زمین کا تعلق جلد ہی منقطع ہو گیا لیکن باوجود اس کے اس مہم نے جغرافیہ کے ماہرین کے چہروں کی چمک بڑھا دی۔

☆- ۱۸۷۷ء میں پہلی مرتبہ منگل پر زندگی کی گفتگو منظر عام پر آئی تھی۔ اٹالین جغرافیائی ماہر جیووینی سائپاپیریلی نے اعلان کیا تھا کہ اس نے منگل کی سطح پر نالی دار بناوٹیں دیکھی ہیں۔

☆- ۱۹۹۷ء میں "مارس پاتھ فائنڈر" منگل کے سفر پر نکلا اور پہلی بار منگل کی ہو بہو تصاویر زمین پر دیکھی گئیں۔

☆- ۲۰۰۳ء میں امریکی خلائی طیارہ سپرٹ، اور اپارچیٹی کو منگل پر بھیجا گیا شروعاتی گڑبڑی کے بعد ان طیاروں نے جو خبریں زمین میں بھیجیں اس سے منگل پر پانی اور برف ہونے کی تائید ہوئی۔

☆- ۲۰۰۳ء میں منگل زمین سے محض پانچ کروڑ پچاس لاکھ کلومیٹر دور تھا جبکہ زمین سے منگل کی دوری ۶۰ کروڑ کلومیٹر ہے۔ ایسا موقع ہر ۷۳ ہزار سال بعد آتا ہے۔

☆- ۲۰۰۵ء میں جاپان اپنا "نوجوی" طیارہ منگل پر بھیجے گا۔ جاپان نے اس واسطے امریکہ سے امداد کی مانگ کی ہے۔

☆- ۲۰۱۵ء میں روس اپنی "چھ افراد پر مشتمل ایک" ٹیم منگل پر بھیجے گا اس مہم میں ۲۰ ارب ڈالر خرچ آئے گا۔

منگل کے یہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ جغرافیائی ماہرین کو اس سرخ سیارے میں کتنی دلچسپی ہے۔ منگل پر زندگی کے وجود کی تلاش کو لیکر کی جا رہی تمام کوششیں اب تک کہاں پہنچی ہیں؟ تیس بار منگل کو چھاننے کی کوشش ہو چکی ہے اور اگلے سفر کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ الگ الگ منگل سے متعلق مہمات سے جس طرح کی خبریں آ رہی ہیں۔ اس سے واضح اشارے ملتے ہیں کہ منگل پر بھی کبھی زندگی کے آثار نمودار ہوئے ہونگے۔ منگل کی شروعاتی مہمات میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس چمکتے سیارے پر سمندر اور جھیلیں ہوا کرتی تھیں۔ زندگی کی نمائندگی کرنے والی برف پانی اور Meathen گیس کے ثبوت تو لگاتار مل رہے ہیں۔ Meathen گیس کا ثبوت تو یہ ثابت کرتا ہے کہ یہاں زندگی ضرور دھڑک رہی ہے۔ کیونکہ Meathen گیس کیمیائی اعمال سے بنتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سرخ سیارے پر کیمیائی ذرات ضرور موجود ہیں۔

زندگی کی تلاش میں طیارے

منگل سیارے کی جانکاری لینے کیلئے بھیجے گئے امریکی خلائی طیارے سپرٹ اور اپارچیٹی جو کہ ۲۰۰۳ء میں بھیجے گئے تھے۔ کو پہلے ۱۵۰ دنوں کیلئے بھیجا گیا تھا۔ بعد میں ان کی معیاد بڑھا کر ۲۴۰ دن کر دی گئی مہم پر جانے کے بعد ان دونوں طیاروں نے امید سے بھی بڑھ کر معلومات زمین میں بھیجی ہیں۔ یہ طیارے سورج کی شعاعوں کے ذریعہ اپنی بیٹری چارج کرتے ہیں۔ جس کے لئے ان دونوں طیاروں پر سولر پینل لگے ہوئے ہیں۔ اور ان دونوں طیاروں کو اتنی توانائی کی ضرورت نہیں ہوتی جتنا کہ پہلے سوچا گیا تھا۔

آخر منگل سیارہ ہے کیا بلا؟

انسانوں کی اس میں اچانک دلچسپی کیوں بڑھ گئی ہے؟ دراصل اس وقت منگل سیارہ ہماری زمین سے سب سے زیادہ نزدیک ہے۔ ایسا اسلئے ہے کہ سورج کے گرد گردش کرتے وقت یہ سیارہ کچھ مدّت کیلئے ہماری زمین سے بے حد نزدیک آ گیا تھا۔ اس نہ ملنے یا مشکل سے ملنے والے موقع کی تاک میں ہمارے تمام جغرائی ماہرین تھے اس موقع کی مناسبت سے امریکہ نے اس پر مخصوص آلات کو اُتارنے کی تدبیر کی تھی۔ پچھلے سال اگست سے اکتوبر تک آپ نے شام کے وقت جس سب سے زیادہ چمکتے سرخ سیارے کو دیکھا ہوگا دراصل وہ منگل سیارہ ہی تھا۔ اس سیارہ پر اترنے کے خاص طور پر تیار کیے گئے، روبوٹ سپرٹ اور اپارچیٹی اور پروب بی نے زمین پر تمام نامعلوم معلومات بھیجی ہیں۔ ان روبوٹ نے منگل سیارہ کی سطح کو چیر کر بہت سے رازوں کو جاننے کی کوشش کی تھی۔ کئی چٹانوں کا معائنہ کرکے زندگی کے ثبوت کے طور پر برف دریا اور سمندروں کے آثار کھوج نکالے حالانکہ اس سیارے پر ہماری زمین کے مقابل پر مقناطیسی قوت بہت کم ہے۔ باوجود اس کے منگل (نظام شمسی) میں کسی دوسرے سیارے کے مقابل پر کافی کچھ زمین جیسا ہی ہے۔ کہا تو یہاں تک جا رہا ہے کہ منگل کی سطح کی اندر کی بناوٹ کافی حد تک زمین سے ملتی جلتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ منگل سیارے کی مہم تیز ہونے لگی ہے۔ اور زندگی کی تلاش جاری ہے۔ سائنسدان ابھی بھی اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جانکاری حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ ابھی اس سیارے کے بارے میں جتنی معلومات ہیں وہ بہت کم ہیں۔ اور جو ثبوت ملے ہیں اس کی بناء پر ابھی کسی فیصلہ اور نتیجہ پر پہنچنا جلد بازی ہوگی۔ کیونکہ ابھی تک منگل سیارے کی جتنی بھی جانکاری ہم کو زمین پر پہنچی ہے ہم اس کو سلسلہ وار جمع کر رہے ہیں۔

سفر کی پہلے سے تیاری

مستقبل میں منگل سیارے کے سفر کیلئے انسانی مہمات میں شامل ہونے والوں کو کن کن پریشانیوں مشکلات اور حالات سے دو چار ہونا پڑ سکتا ہے۔ اس کیلئے "رشین خلائی ایجنسی نے اپنی کوشش شروع کر دی ہے۔ ایک خاص تدبیر کی گئی ہے۔ اس کے تحت ۵۰۰ دنوں کیلئے چھ لوگوں کو ایک مخصوص قسم کی میٹل ٹیوب میں بند کیا جائے گا اس دوران "روسی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل اینڈ بایولوجیکل پرابلمس" اس بات کی تحقیق کرے گا کہ منگل مہم کے لیے سفر کے دوران انسانی ٹیم پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔ یہ تجربہ ماک سپیس سٹیشن ماڈیول پر کیا جائے گا ان پانچ سو دنوں کے تجربہ میں شامل ہونے والے چھ والنٹیر کو محدود ماحول میں رہنا ہوگا۔ انہیں ۵ ٹن خوراک اور آکسیجن اور تین ٹن پانی پر یہ کفایت کرنا ہوگا۔ ایک ڈاکٹر بھی ان کے ساتھ ہوگا۔ جو ماڈیول کے اندر ہونے والی بیماریوں کا علاج کرے گا ان والنٹیر کو تبھی باہر نکلنے کی اجازت ہوگی جب وہ کسی سیرلیس بیماری یا دماغی پریشانی کے شکار ہو جائیں۔

مارس سوسائٹی

امریکی خلائی ایجنسی NASA کے سائنسدانوں نے منگل مہم کو اور زیادہ عمدہ بنانے کیلئے ۱۹۹۸ء میں مارس سوسائٹی یعنی منگل سماج کی بنیاد رکھی تھی۔ اس طرح شروعات کی گئی ایسے ماہرین سائنسدانوں کی تعلیم و تربیت کی جو منگل سیارے کی مہمات میں زیادہ کارگر ثابت ہو سکیں۔ سائنسدانوں کو پوری امید ہے کہ اس کوشش سے وہ منگل سیارے کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہونگے۔ مارس سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر رابرٹ جیوبن کا کہنا ہے کہ ہمیں اس مہم میں کئی طرح کی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن ہمارے ارادے پختہ ہیں۔ اس اہم مہم میں ۲۰ ممالک کے قریب ۱۵۰ سائنسدان لگے ہیں۔

باڑھ کا خطرہ

جیسے کہ اشارے مل رہے ہیں اس سے امید بتائی جا رہی ہے کہ منگل پر کبھی بھی باڑھ آ سکتا ہے سائنسدانوں نے منگل کی نچلی سطح میں بڑی بھاری تعداد میں برف پائی ہے اور ان کا ماننا ہے کہ اگر وہ پگھل جائے تو اس سے خطرناک باڑھ آ سکتی ہے۔ سائنسدانوں کا گمان ہے کہ اگر کسی وجہ سے بھی منگل گرم ہو جائے تو برف پگھل سکتی ہے۔ اس سے منگل کی سطح پر آدھے کلومیٹر کی اونچائی تک پانی جمع ہو سکتا ہے۔ سائنسدان ایک لمبے عرصہ سے منگل پر پانی اور زندگی کے آثار کی کھوج میں لگے ہوئے ہیں۔ امریکہ کے "ایریزونا یونیورسٹی" کے گورنز اور پلینیٹری انسٹی ٹیوٹ کے سائنسدان ڈاکٹر بلیم ہاٹمن کا سائنسی رسالے میں منگل کے موضوع پر ایک معلوماتی مضمون شائع ہوا جس میں انہوں نے اس حقیقت کا خلاصہ کیا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے یورپین خلائی ایجنسی کے سائنسدانوں نے منگل کے جنوبی حصہ میں برف کا پتا لگایا تھا جبکہ وہاں اس سے قبل سائنسدان پانی کے آثار کی تائید کر چکے تھے۔ اسی درمیان امریکی خلائی ایجنسی NASA کے طیارے روبوٹ سپرٹ نے بھی منگل پر پانی کے آثار کے اشارے دیئے تھے۔ جبکہ اس سے قبل "مارس آبزرور" اور "مارس پولر لینڈر" خلائی طیاروں نے بھی منگل پر پانی سے متعلقہ تحقیقوں کا پتا لگانے کی کوشش کی تھی۔

✿✿✿✿✿

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی — اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

معاصرین کی آراء

خونیں کاروائیوں کو ''جہاد'' سے تعبیر کیا جارہا ہے

اسلام کی نگاہ میں یہ سب کچھ ''جہاد'' نہیں بلکہ سراسر فساد ہے

آزادی سے قبل مولانا آزاد نے بٹوارے کی سخت مخالفت کی تھی اور مسلمانوں کو مشورہ دیا تھا کہ ان کی اہمیت متحدہ بھارت ہی سے وابستہ ہے، اگر بٹوارہ ہوا تو ہندوستانی مسلمانوں کی حالت پست سے پست تر ہو کر رہ جائے گی، ان کی کوئی سیاسی حیثیت باقی نہ رہے گی اور یہ کہ بٹوارہ ان کے مسئلے کا حل نہیں ہے۔

لیکن افسوس ان کے مشورہ کو قبول نہ کیا گیا، اور حالات ایسے بنا دیئے گئے کہ ملک تقسیم ہو کر رہا۔ اگرچہ تقسیم کے در پردہ صرف سیاسی مفادات کارفرما تھے۔ لیکن اس معاملہ کا سب سے افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اسے ''اسلامی'' بنا کر پیش کیا گیا، حتیٰ کہ آج بھی کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ ذاتی یا سیاسی اغراض و مقاصد کیلئے جو خون خرابہ کیا جاتا اور کروایا جاتا ہے اسے بھی خواہ مخواہ اسلام سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ خونیں کاروائیوں کو ''جہاد'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

سچ یہ ہے کہ ان وحشیانہ کارروائیوں کا نہ اسلام سے کوئی واسطہ ہے اور نہ ہی ''جہاد'' سے کوئی تعلق۔ اسلام کی نگاہ میں یہ سب کچھ ''جہاد'' نہیں بلکہ سراسر فساد ہے، کشمیر میں جو تنظیمیں یا جماعتیں ایسا کر رہی ہیں یا خود پاکستان میں بھی اس مسئلہ کو ''اسلامی'' بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ تو عوام نہیں جانتے کہ یہ صرف سیاسی مفادات حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

اخباری رپورٹوں کے مطابق خون خرابے، اور قتل و غارت گری کو جہاد ثابت کرنے کے پیچھے یہ جذبہ کارفرما ہے: اس مسئلہ پر مسلم ملکوں سے جو سیاسی و اقتصادی مفادات حاصل ہوتے ہیں اور جو بے پناہ مدد ملتی ہے وہ متاثر نہ ہونے پائے، اسی لئے وہ کشمیر سے متعلق معاملہ کو اسلام سے جوڑتے اور اپنی ہر ظالمانہ کاروائی کو ''جہاد'' قرار دیتے ہیں۔

ورنہ اگر لوگوں کو یہ حقیقت معلوم ہو جائے کہ وہاں جو کچھ ہو رہا ہے وہ جہاد نہیں فساد اور اسلام کی نظر میں مجرمانہ کاروائی ہے تو ان کی اکثریت ان انسانی خونریزیوں سے دور ہٹ جائیگی۔ اور لیڈروں کو یہی چیز منظور نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے ان کے مفادات پر ضرب لگے گی۔ مگر اب وقت آ گیا ہے کہ ہوشمند مسلمان حقائق و حالات کو سمجھیں اور رہبر و رہزن کو پہچاننے میں ٹھوکر نہ کھائیں۔ خودغرض اور مفاد پرست لیڈروں کا آلۂ کار بننے سے انکار کر دیں۔ ورنہ دین و دنیا دونوں کا زبردست نقصان اُٹھائیں گے۔

کتنی عجیب بات ہے کہ اسلام جو سراپا رحمت ہے اور اس کے ماننے والے جو انسانیت کے ہمدرد و خیرخواہ اور دوسروں کے حق میں سراسر سلامتی کا باعث ہوتے ہیں۔ وہی آج روئے زمین پر امن و سلامتی کی علامت بننے کے بجائے فتنہ فساد اور دہشت و خطرہ کی نشانی بن گئے ہیں۔ انہوں نے اسلام کی اس تعلیم کو بھلا دیا کہ ''فتنہ و فساد قتل سے بڑھ کر بدترین گناہ ہے''۔ جبکہ اسلام کسی کے ناحق قتل کو قطعی حرام بتاتا ہے اور ایک انسان کے قتل کو ساری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے۔ پھر بھی آج اسی اسلام کے نام پر معصوم عوام کے خون سے روئے زمین لہولہان ہے، ہر طرف دہشت و خوف طاری ہے، آہوں و سسکیوں سے فضائیں گونج رہی ہیں، مظلوم انسانیت تڑپ رہی ہے۔ (پندرہ روزہ ''حق و باطل'' ناگپور نومبر ۲۰۰۴ء)

<u>آپ کے خطوط</u>

مقدس پیشہ سے وابستہ تاجر کا کردار

اخبار روزنامہ ''سیاست'' حیدرآباد مجریہ شنبہ ۳۰؍اکتوبر ۲۰۰۴ء میں ایک خبر نظر سے گزری پڑھ کر بے حد دکھ اور افسوس ہوا کہ ایک مسلمان باریش روزہ دار نے قرآن مجید کی تکریم کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ قرآن مجید نے تو آج سے چودہ سو سال قبل ہی یہ پیشگوئی کر دی تھی کہ مسلمان اس مقدس اور عظیم کتاب پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اللہ جل شانہ کے حضور شکایت کریں گے کہ یَارَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو مہجور و متروک کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں محمد ولی اللہ صاحب ساکن بنجارہ ہلز کیا لکھتے ہیں:-

''ملے پلی میں چند دکانیں ہیں جو قرآن شریف اور دیگر مذہبی کتب کا کاروبار انجام دیتی ہیں۔ ایک دکان میں جانے کا اتفاق ہوا اور وہاں کے مالک اور نوکر کے اخلاق کا معیار دیکھ کر شدید دکھ ہوا۔ نوکر کی کسی غلطی پر مالک اس کو بُرے الفاظ سے گالی گلوچ کر رہے تھے مالک کے سر پر نماز کی ٹوپی تھی، روزہ دار تھے اور ماشاء اللہ لمبی داڑھی بھی رکھتے تھے۔ قرآن مجید فروخت کرنے کے بعد وہ مجھے بے حد لاپرواہی سے بے احتیاطی سے بغیر پیکنگ کئے دے رہے تھے۔ میرے ٹوکنے پر انہوں نے نوکر سے کسی کاغذ میں پیک کرنے کیلئے کہا۔ نوکر صاحب نے ایک اخبار میں پیک کر دیا۔ اخبار میں فلمی لڑکیوں کی۔ نیم عریاں تصویریں تھیں اور قرآن کو بے حد لاپرواہی سے پیک کر دیا۔ میری ناراضگی پر انہوں نے اخبار نکال کر پھینک دیا اور ایک پلاسٹک کی کالی تھیلی میں پیک کر دیا۔ اللہ ان لوگوں کو نیک توفیق دے اور قرآن کی تعظیم کا ہوش اور شعور دے۔''

(سید جہانگیر علی فلک نما حیدرآباد)

مرجعِ اقوامِ عالم ہے بنا یہ قادیاں

جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸- دسمبر کی مناسبت سے

مرجعِ اقوام عالم ہے بنا یہ قادیاں
شہرۂ آفاق ہے عالم میں یہ دارالاماں
آنے والو صد مبارک سنبھل کر رکھنا قدم
یہ زمیں ارضِ حرم ہے اس کا رکھنا ہے بھرم
ذکر مولیٰ کا یہاں آ کر ہے کرنا صبح و شام
ہر گھڑی ہر وقت ہی ہو ذکر مولیٰ کا مدام
تسبیح اور تحمید بھی وِردِ زباں رکھنا مدام
اور رسولِ پاکؐ کا مہدی کو پہنچانا سلام
قرآن کی تلاوت کی آوازیں سنو گے صبح شام
آؤ مل کر سب رسولِ پاک پر بھیجیں سلام
جو صرف جلسہ کی خاطر قادیاں آئے گا
جلسہ کی برکات اور وہ فیض پا کر جائے گا
جلسہ پہ آنے والوں کے لئے ہیں مقبول دعائیں
مسیح موعود نے کی ہیں مبشر آئیں لے جائیں

محمود احمد مبشر درویش قادیاں)

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا مختصر تعارف

اور دعا کی درخواست

گذشتہ سال یعنی ۷؍ستمبر ۲۰۰۳ء کو شمالی امریکہ میں پہلا جامعہ احمدیہ ٹورانٹو کینیڈا میں کھولا گیا تھا۔ ہمارے لئے یہ امر باعثِ فخر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰؍جون ۲۰۰۴ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور طلباء اور اساتذہ کو نہایت قیمتی ہدایات سے نوازا۔ الحمدللہ رب العالمین خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سال ۲۸ طلبہ داخل ہوئے تھے اور امسال بفضلہٖ تعالیٰ ۲۳ طلبہ کو داخلہ دیا گیا ہے۔ درجہ اولیٰ اور درجہ ممہدہ کے طلبہ کی کل تعداد ۵۱ ہے۔

اس وقت ان طلبہ کی ملک وار تقسیم حسبِ ذیل ہے۔

امریکہ: ۴ جرمنی: ۴ یوکے: ۱ فرانس: ۱ بیلجیئم: ۱ سعودی عرب: ۱

کینیڈا: ۳۹ وینکوور: ۲ کیلگری: ۴ سسکاٹون: ۱ ہملٹن: ۲ ٹورانٹو: ۳۰

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا تعارفی رسالہ حضور انور کے دورہ کے معاً بعد شائع کیا گیا۔ اس ادارہ کی کامیابی، ترقی اور اس کے بابرکت ہونے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ نیز جامعہ احمدیہ کے سٹاف اور طلبہ کو بھی دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد نذیر پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا)

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
0092-4524-214750 ریلوے روڈ
0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

حاصل مطالعہ

(سید قیام الدین برقؔ مبلغ سلسلہ بنارس)

۱-قبر میں سوال و جواب

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ قبر میں سوال و جواب رُوح سے ہوتا ہے یا جسم میں وہ رُوح ڈالی جاتی ہے؟

جواباً حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ''اس پر ایمان لانا چاہئے کہ قبر میں انسان سے سوال و جواب ہوتا ہے لیکن اس کی تفصیل و کیفیت کو خدا پر چھوڑنا چاہئے۔ یہ معاملہ انسان کا خدا کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے پھر قبر کا لفظ بھی وسیع ہے جب انسان مر جاتا ہے تو اُس کی حالت بعد الموت میں جہاں خدا اُس کو رکھتا ہے وہی قبر ہے۔ خواہ دریا میں غرق ہو جائے خواہ جل جائے خواہ زمین میں پڑا رہے۔ دنیا سے انتقال کے بعد انسان قبر میں ہے اور اُس سے مطالبات اور مؤاخذات جو ہوتے ہیں اس کی تفصیل کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے انسان کو چاہئے کہ اس دن کے واسطے تیاری کرے نہ کہ اس کی کیفیت معلوم کرنے کے پیچھے پڑے''۔ (بحوالہ الحکم مورخہ ۷رفروری ۱۹۰۷ء)

۲-مرضِ جزام کی قسمیں

امام کامگار حضرت اقدس احمد القادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''یاد رکھو جزام کئی قسم کے ہوتے ہیں ایک جزام جسم کو لگ جاتا ہے جس کو کوڑھ کہتے ہیں اور ایک جزام رُوح کو لگ جاتا ہے جس کی وجہ سے اُس کو عادتِ بد ہو جاتی ہے کہ لوگوں کی بدی سے خوش اور بھلائی سے رنج کرتا ہے چنانچہ اس قسم کا ہمارے ہاں ایک شخص بازار میں رہا کرتا تھا اگر کوئی مقدمہ کسی پر ہو جاتا تو پوچھا کرتا تھا کہ مقدمہ کی کیا صورت ہے اگر کسی نے کہہ دیا کہ وہ بری ہو گیا یا اچھی صورت ہے تو اُس پر آفت آجاتی اور چپ ہو جاتا اور اگر کوئی کہہ دیتا کہ فرد قرار داد جرم لگ گئی تو بہت خوش ہوتا اور اُس کو پاس بیٹھا کر سارا قصہ سُنتا۔ غرض بعض آدمیوں کی فطرت میں بداندیشی کا مادہ ہوتا ہے کہ وہ بُری خبریں سننا چاہتے ہیں اور لوگوں کی بُرائی پر خوش ہوتے ہیں کیونکہ شیطان کی سیرت اُن کے اندر ہوتی ہے پس بدخواہی کسی انسان کی بھی اچھی نہیں چہ جائیکہ محسن ہو''۔ (بحوالہ ''روئداد جلسہ دُعا'' مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان دارالامان ۲رفروری ۱۹۰۰ء)

۳-مہر نبوّت کی حقیقت

سوال پیش ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کتفین مبارک کے درمیان جو مہر نبوّت بتلائی جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ رسولی کی طرح تھی اُس کی اصل حقیقت کیا ہے؟

جواباً مُرسل ربانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوّت کی بابت جو اعتراض کیا جاتا ہے ہمارے خیال میں یہ ایک فروعی بات ہے۔ مگر میں یہ بات اپنے سچے جوش اور اخلاص سے کہتا ہوں کہ میرا ایمان یہ ہے کہ رسول اللہؐ کے کسی نشانِ نبوّت کو رسولی وغیرہ الفاظ سے نسبت دینا ایک مومن اور سچے مسلمان کا کام نہیں۔ یہ گستاخی اور شوخی ہے جو کفر کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ ہم کو ایسے معاملات میں زیادہ تفتیش اور چھان بین کی ضرورت نہیں کہ وہ مُہرِ نبوّت کیا تھی؟ اور کیسی تھی؟ کیونکہ رسول اللہؐ کی نبوّت کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار نشانات بیّن اور واضح طور پر رکھے تھے۔ اُن میں سے ایک مہر نبوّت بھی تھی.... الغرض مہرِ نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانِ نبوّت میں سے ایک نشان ہے جس پر ایمان لانا ہر مسلمان کو ضروری ہے''۔ (بحوالہ الحکم ۱۰رجنوری ۱۸۹۹ء)

۴-سمندر ساکن ہوگیا

حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب فرماتے ہیں:

ایک بحری سفر میں ایک دن سمندر بڑے جوش میں آگیا موجوں کی لہروں نے جہاز کو ایسا حرکت میں ڈالا کہ دوران سر متلی اور قے سے طبیعت بہت بیمار ہوگئی تب میں نے سمندر کو مخاطب کر کے کہا کہ اے سمندر تو جانتا ہے کہ کون اس جہاز پر سوار ہے۔ ایک مسیح کا حواری جو صرف تبلیغ حق کے واسطے سفر کر رہا ہے تجھے شرم نہیں آتی کہ تو مجھے بے آرام کرتا اور تکلیف دیتا ہے۔ ٹھہر جا تا کہ جہاز میں حرکت نہ ہو۔ فوراً سمندر ساکن ہوگیا اور جہاز ایسا سکون سے چلتا تھا گویا ہم خشکی پر ہیں فالحمد للہ ثم الحمد للہ''۔

(بحوالہ کتاب تحدیث بالنعمۃ صفحہ ۸ مطبوعہ قادیان اکتوبر ۱۹۳۱ء)

۵-دُعا سے سر درد دُور

حضرت مفتی محمد صادقؓ فرماتے ہیں:-

ایک دفعہ جمعہ کا دن تھا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا نماز کا وقت قریب تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ''مفتی صاحب مجھے سخت سر درد ہو رہا ہے میں تو نماز جمعہ کے واسطے مسجد نہیں جا سکتا آپ تشریف لے جائیں'' میں مسجد چلا گیا۔ مگر حضرت صاحب کی تکلیف کو دیکھ کر اور مسجد میں اُن کے نہ ہونے سے مجھے ایسا قلق ہوا کہ سُنتوں کے درمیان میں نے حضور کی صحت کے واسطے مضطربانہ دُعا کی ہنوز خطبہ ہو رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے اور شامل نماز ہوئے۔ بعد میں فرمایا کہ آپ کے جانے کے بعد جلد ہی سر درد اچھا ہو گیا اور میں کپڑے پہن کر مسجد چلا آیا۔ میں نے دل ہی دل میں خدا کا شکریہ ادا کیا کہ دُعا قبول ہوئی اور حضور کی زیارت پھر نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ''۔

(کتاب مذکور صفحہ ۱۰)

۶-حدیث لولاک لما خلقت الافلاک کی دلکش تشریح

خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین شمس مرحوم فرماتے ہیں:-

''۱۹۲۸ء کا ذکر ہے جبکہ میں بمقام حیفا ایک ہوٹل میں مقیم تھا۔ ایک روز جبکہ میں اس کی دوسری منزل کی بالکونی (شہ نشین) پر بیٹھا ہوا تھا نابلس کے مشہور دو تاجر جو اُسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے مجھ سے ملے اور دورانِ گفتگو اُن میں سے ایک نے اس حدیث کے (لولاک لما خلقت الافلاک) متعلق سوال کیا میں نے اس کا عام مفہوم بتایا لیکن اس کی تسلی نہ ہوئی اُس نے کہا یہ بات غیر معقول نظر آتی ہے کہ اگر ایک شخص پیدا نہ ہوتا تو ساری دنیا ہی پیدا نہ کی جاتی اس کے اعتراض سے میں نے اپنے دل میں ایک اضطراب کی سی کیفیت محسوس کی اور یہ خواہش زور سے پیدا ہوئی کہ کوئی ایسا حل معلوم ہو جائے جس سے ان کی تسلی ہو جائے۔ الحمد للہ کہ میرے دل میں دفعتہً ایک مضمون ڈالا گیا جو میں نے تفصیل سے اُن کے سامنے بیان کیا۔ میں نے کہا جب انسان کسی چیز کی ساخت شروع کرتا ہے تو اس کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ اس کو ایسا مکمل بنائے کہ اس میں کوئی نقص باقی نہ رہے اور وہ اپنی طرف سے اس میں کوشش کا کوئی پہلو اُٹھا نہیں رکھتا لیکن انسانی کاموں میں نقص رہ جانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نہ تو انسان کا علم کامل ہوتا ہے اور نہ اُسے ہر چیز پر قدرت حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً ایک گھڑی ساز جو اپنے فن میں کیسا ہی ماہر کیوں نہ ہو ایسی گھڑی ہرگز نہیں بنا سکتا جو ہر وقت چلتی رہے اور اس میں نقص کبھی پیدا نہ ہو۔ وہ ایسی گھڑی کیوں نہیں بنا سکتا؟ اس لئے کہ اس کو علم تام نہیں اور وہ ایسا میٹیریل پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا جو ہمیشہ ہمیش کام دے اور کوئی خرابی اور نقص کبھی اس میں دخل نہ پا سکے۔ پس انسانی کاموں کا نقص عدمِ علمِ کامل اور عدمِ قدرتِ کاملہ کا نتیجہ ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ علیم بھی ہے اور قدیر بھی اس کا علم بھی کامل ہے اور اس کی قدرت بھی کامل۔ پس جب وہ کسی چیز کے بنانے کا ارادہ کرے تو وہ ناقص کس طرح رہ سکتی ہے اِس حدیث قدسی کا مفہوم یہ ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب میں نے مخلوقات کا سلسلہ شروع کیا اور تمام مخلوقات میں سے انسان کو اشرف ٹھہرایا تو ضروری تھا کہ میں اس اعلیٰ اور کامل انسان کو بھی پیدا کرتا جس پر دائرہ کمالاتِ انسانی ختم ہو جاتا اور اس سے بڑھ کر کسی انسان میں کمالاتِ انسانی کا پایا جانا متصوّر نہ ہو سکتا اور وہ کامل انسان تو ہے جو ''ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال'' کا مصداق اور دائرہ انسانیت کا نقطۂ مرکزیہ ہے اس لئے اگر تیرا پیدا کرنا مدِ نظر نہ ہوتا تو میں سلسلہ مخلوقات کو شروع ہی نہ کرتا۔ جب شروع کیا تو تیرا (جو کامل انسان ہے) پیدا کرنا بھی ضروری تھا۔ یہ سُن کر وہ دونوں تاجر خوش ہوئے اور کہا کہ آج اس حدیث کا مفہوم معلوم ہوا ہے''۔ بحوالہ شرح القصیدۃ مطبوعہ قادیان صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۱)

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ بھی ایک لازمی چندہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسکی شرح سالانہ آمد کا 1/120 ہے۔ جو ہر شخص کی ماہوار آمد کے 1/10 کے برابر ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کی ماہوار آمد مبلغ -/1000 روپیہ ہے تو اس کے لئے سال بھر میں صرف ایک مرتبہ -/100 روپیہ ادا کرنا ہے۔ جلسہ سالانہ پر جو مہمان قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ جن کی مناسب تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس مشاورت 1943ء کے موقع پر فرمایا کہ:-

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اسکے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

''پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہیگا۔'' (نظام بیت المال آمد صفحہ: 21)

اب جبکہ جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جن دوستوں نے ابھی تک جلسہ سالانہ کا چندہ ادا نہیں کیا ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اسکی ادائیگی کریں۔ عہدیداران جماعت اور جملہ مبلغین و معلمین کرام سے بھی اس سلسلہ میں مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مرکز احمدیت قادیان میں

مجلس انصاراللہ بھارت کا ستائیسواں اور نومبائعین انصار کا پہلا سالانہ اجتماع

☆-سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام۔☆-محترم ناظر صاحب اعلیٰ اور علماء سلسلہ کے خطابات۔☆-نماز تہجد ☆-درس۔☆علمی اور ورزشی مقابلہ جات۔☆-بھارت بھر کی مجالس کے نمائندگان کی شرکت۔

مجلس انصار اللہ بھارت کا ۲۷واں سالانہ اجتماع مؤرخہ یکم اکتوبر تا ۳/اکتوبر ۲۰۰۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوا۔ اجتماع کے پروگراموں کو احسن رنگ میں چلانے کے لئے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی صدارت میں اجتماع کمیٹی تشکیل دی جس کی نگرانی میں اجتماع کے جملہ امور نہایت احسن طریق پر سرانجام پائے الحمدللہ۔

پہلا دن یکم اکتوبر

سالانہ اجتماع کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء نے مسجد مبارک میں پڑھائی نماز فجر کے بعد محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر سیکریٹری بہشتی مقبرہ نے بعنوان ''نماز تہجد اور انصار اللہ'' درس دیا۔ اجتماعی تلاوت کے بعد محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دُعا کروائی جس میں کثیر تعداد میں انصار نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس

ٹھیک 2-30 بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان (مہمان خصوصی) اجتماع گاہ تشریف لائے تو مرکزی نمائندگان اور ہندوستان کی مجالس سے آئے ہوئے ناظمین و دیگر معزز شخصیات نے آپ کا پر جوش استقبال کیا اور گلپوشی کی۔ بعدہٗ آپ نے لوائے انصار اللہ لہرایا اور بقیہ کاروائی کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ محترم صدر مجلس انصار اللہ بھارت کے علاوہ محترم امیر جماعت احمدیہ ماریشس اور صدر مجلس انصار اللہ ماریشس بھی سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ محترم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر صف دوم نے تلاوت کی اور ترجمہ سنایا۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد دہرایا۔ بعدہٗ محترم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم استاد جامعۃ المبشرین نے خوش الحانی سے نظم سُنائی۔ نظم کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سُنایا جو حضور پُر نور نے ازراہِ شفقت اس اجتماع کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ اس کے بعد محترم مولوی مظفر احمد صاحب ناصر نے سالانہ رپورٹ کارگزاری بابت ماہ اکتوبر ۲۰۰۳ء تا ماہ ستمبر ۲۰۰۴ء پڑھ کر سنائی۔ سال بھر کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد موازنہ مجالس کمیٹی نے مجلس انصار اللہ قادیان کو اول، مجلس انصار اللہ حیدرآباد کو دوم اور مجلس انصار اللہ پلی پورم و کالیکٹ کو سوم قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان مجالس کے لئے مبارک کرے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت قادیان نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ چالیس سال اور اس سے اوپر عمر والی تنظیم انصار اللہ کہلاتی ہے اور ہر ناصر عمر کی اس اسٹیج پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ شادی شدہ اور بیوی بچوں والا بھی ہو جاتا ہے اور اپنے گھر کا سربراہ بھی۔ یہ وہ عمر ہوتی ہے کہ انسان کی تمام صلاحیتیں پختہ ہو جاتی ہیں اور تجربہ بھی وسیع ہو جاتا ہے۔ اور اسی عمر میں ہی اللہ تعالیٰ انبیاء اور رسولوں کو نبوت کے انعام سے سرفراز فرماتا ہے ایک ناصر کی تربیت اس کے گھر سے ہی شروع ہو جاتی ہے اگر وہ خود اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت اور اصلاح کر لے تو مجلس انصار اللہ کی تربیت بھی ہو جاتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی تربیت بھی ہو جاتی ہے اور خدام واطفال کی بھی تربیت ہو جاتی ہے۔ گویا سارے معاشرے کی تربیت اور اصلاح ہو جاتی ہے۔ آپ نے اجتماع کی مبارک باد دیتے ہوئے انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آخر پر آپ نے پر سوز اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن ۲/اکتوبر

سالانہ اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جو مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے مسجد مبارک میں با جماعت پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ ماریشس نے ''صداقت احمدیت جماعت کی ترقی کی روشنی میں'' کے عنوان سے درس دیا۔ بعدہٗ اجتماعی تلاوت قرآنجید کی گئی۔

صبح ۹ بجے سالانہ اجتماع کے دوسرے دن کی پہلی نشست کا آغاز محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی کے. عبد السلام صاحب مبلغ سلسلہ کیرلہ نے کی اور نظم مکرم چوہدری نورالدین صاحب آف جرمنی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ بعدہٗ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد نے بعنوان ''نظام خلافت اور نظام وصیت'' محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے بعنوان ''دُعا کی اہمیت و افادیت'' اور محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے بعنوان ''تربیت اولاد اور انصار اللہ''۔ نہایت عمدہ پیرایہمیں تقریر کی۔ بعدہٗ صدارتی خطاب کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن ۳/اکتوبر

تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جو محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی نے با جماعت پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز نے بعنوان ''اصلاح معاشرہ اور انصار اللہ'' درس دیا۔ بعدہٗ اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی گئی۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے بقیہ پروگرام مسجد اقصیٰ میں کروائے گئے۔ محترم عبدالحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر کشمیر کی صدارت میں صبح ساڑھے نو بجے مسجد اقصیٰ میں اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد نے کی اور نظم مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی بعدہٗ محترم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر صف دوم نے ''تربیت نومبائعین اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر اور محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے ''امام وقت اور مرکز سے ہمارا رابطہ'' تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

علمی، دینی اور ورزشی مقابلہ جات

اجتماع کے تینوں روز درج ذیل علمی و دینی مقابلہ جات ہوئے جس میں دیگر انصار کے علاوہ نو مبائعین نے بھی کثیر تعداد میں حصہ لیا۔

مقابلہ تلاوت، نظم، تقریر، عہد انصار اللہ، اذان، بیت بازی۔ اجتماع کے تینوں روز درج ذیل ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔

رسہ کشی، میوزیکل چیئر، رنگ، بیڈمنٹن، مختلف دوڑیں، بچوں کی دلچسپ کھیلیں، گولہ پھینکنا، ڈسکس تھرو، جیولنگ تھرو وغیرہ۔

محفل مذاکرہ

اجتماع کے دوسرے روز مورخہ ۲/اکتوبر ۲۰۰۴ء کو رات 30-9 بجے سے 10-30 بجے تک ایک دلچسپ محفل مذاکرہ منعقد ہوئی جس کا عنوان ''تعلیم القرآن اور انصار اللہ کی ذمہ داری'' تھا محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر، محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر اور مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سامعین کے سوالات کے جوابات بھی دئے گئے۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ لندن سے براہ راست مسجد اقصیٰ میں سُنانے اور دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں نومبائعین کے علاوہ کثیر تعداد میں انصار نے شرکت کی۔

مجلس شوریٰ

مؤرخہ ۳/اکتوبر کو ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے مسجد ناصر آباد میں مجلس شوریٰ زیر صدارت محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت منعقد ہوئی جس میں باہر کے آئے ہوئے نمائندگان اور مجلس انصار اللہ بھارت کے مرکزی عہدیداران شریک ہوئے۔ اور آئندہ سال کا بجٹ پیش کیا گیا نیز تعلیم القرآن کے اجراء کرنے کے لئے تجاویز پر غور کیا گیا۔

اختتامی اجلاس

مورخہ ۳/اکتوبر ۲۰۰۴ء کو رات ۹ بجے حضرت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ٹی. احمد سعید صاحب نے کی۔ محترم مولانا منیر احمد خادم صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد دہرایا اور محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سُنائی۔ اس کے بعد محترم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق نظام وصیت کو ہر گھر میں جاری کرنا چاہئے اور گھر گھر جا کر اس نظام میں شامل کرنے کی سعی کرنی چاہئے اور اس نظام کو مضبوط کرنا چاہئے آپ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ قرآن مجید سیکھنے میں عمر کی کوئی قید نہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ نمونہ ہمارے سامنے ہے آپ نے ۴۰ سال کی عمر میں قرآن سیکھا۔ اس لئے جو شخص کسی کو قرآن سکھاتا ہے اس پر خدا کی برکتیں نازل

ہوتی ہیں آپ نے مجلس انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی نصائح فرمائیں۔

شکریہ احباب

صدر مجلس کے خطاب کے بعد محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت و صدر اجتماع کمیٹی نے اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے تعاون کرنے والے اور اجتماع میں شامل ہونے والے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

بعدہٗ مہمان خصوصی اور صدر جلسہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم الہامی کتاب ہے اس میں نسل انسانی کے لئے اعلیٰ تعلیم پیش کی گئی ہے اور اس کی تعلیم عین فطرتِ انسانی کے مطابق ہے اس تعلیم کا کوئی بھی ایسا پہلو نہیں ہے جس کے متعلق انسان کہے کہ میں اس پر عمل نہیں کر سکتا۔ ہر انسان نیک فطرت لیکر پیدا ہوا ہے اس کی تربیت کی اصلی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے آپ نے فرمایا: صادقین کی صحبت سے ہی پاکیزہ ماحول پیدا ہوتا ہے اس لحاظ سے انصار کے سپرد ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے انہوں نے ہی اپنی بیوی بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنی ہے ماحول کا انسان کی فطرت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اگر ماحول پاکیزہ ہوگا تو آپ کا بچہ بھی نیک اور پاکیزہ ہوگا آپ نے مزید فرمایا کہ ہمارے امام نے جو ہمیں پیغام ارسال فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو بھی ہم نے اس اجتماع میں تقاریر سُنی ہیں اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے خدا کے حضور دعا بھی کرنی چاہئے۔

تقسیم انعامات

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مہمانِ خصوصی نے علمی، فلاحی اور تربیتی و ترقیاتی کاموں میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

پریس و پبلسٹی

ٹیلی ویژن اور ملک کے کئی اخبارات نے سالانہ اجتماع کے انعقاد کی کوریج کی اور خبریں شائع کیں۔

جملہ مہمانان کرام کے قیام و طعام کا انتظام مجلس انصار اللہ بھارت نے احسن طریق پر کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اِس دینی اور روحانی اجتماع کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور پروگراموں میں حصہ لینے والے اور اس میں شرکت کرنے والے احباب کو اپنے بے شمار افضال سے نوازے آمین۔

(رپورٹ مرتبہ: مظفر احمد ظفر منتظم شعبہ رپورٹنگ)

اعزاز

مکرم عبدالباری ملک صاحب (جسٹس آف پیس) صدر جماعت بریڈفورڈ یو-کے کو بریڈفورڈ شہر کی خدمات کے اعتراف میں بریڈفورڈ یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف لاء کی اعزازی ڈگری دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ ڈگری انشاء اللہ یکم دسمبر کو پیش کی جارہی ہے۔ اس پروقار تقریب میں یونیورسٹی کے طلباء کے علاوہ شہر کی تمام سرکردہ شخصیات حاضر ہوں گی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا کریں اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو ہر طرح سے بابرکت بنائے اور اس کو اسلام احمدیت کی نیک نامی اور شہر میں احمدیت کی ترقی کا پیش خیمہ بنادے۔ آمین۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲ اکتوبر کو عزیزم عطاء الہادی ملک ابن مکرم عبدالباری ملک صدر جماعت بریڈفورڈ یو-کے کا نکاح ہمراہ عزیزہ منصورہ حق بنت مکرم اکرام الحق صاحب مانچسٹر یو-کے مبلغ چھ ہزار پونڈ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے بعد نماز ظہر و عصر بیت الحمد بریڈفورڈ میں پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دُعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین ثم آمین۔ (عبدالباری ملک صدر جماعت بریڈفورڈ یو کے)

ولادت

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم مولوی شیخ محمد علی صاحب مبلغ و سرکل انچارج مرشد آباد و مالدہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 4/10/04 کو دوسرے لڑکے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام عزیزم "حامون احمد" رکھا ہے۔ اور از راہ شفقت وقف نو میں شمولیت کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ نومولود کے دادا مکرم غلام علی صاحب آف بریشہ (بنگال) اور نانا مکرم مولوی محمد شہید اللہ صاحب آف ڈائمنڈ ہاربر ہیں۔ نومولود اور اُسکی والدہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور نومولود کے نیک صالح خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(اعانت بدر-/100) (سلطان صلاح الدین کبیر، مدرس جامعۃ المبشرین، قادیان)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

✿ میرے بھتیجے عزیز میر احمد اشتیاق ابن مکرم میر احمد صاحب اشرف مرحوم آف جڑچرلہ آندھرا کا نکاح مسجد مبارک قادیان میں مورخہ 9/10/04 کو عزیزہ رخسانہ پروین بنت مکرم راجہ سمیع اللہ خان صاحب آف اندورہ کشمیر کے ساتھ ہوا۔

بعد نکاح اُسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور پھر 10/10/04 کو مکرم میر احمد اشتیاق صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی جس میں قادیان کے احباب شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (اعانت بدر-/100) (خاکسار میر احمد عارف، آف جڑچرلہ)

✿ مکرم محمد رضوان الحق ابن مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب آف بھونیشور کا نکاح عزیزہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم محمد انصار الحق صاحب آف پنکال کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۸ جولائی ۲۰۰۴ء کو پنکال میں پڑھا گیا۔ دوسرے دن دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی دوست شامل ہوئے۔ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ ہر دو خاندان کیلئے باعث برکت ہو۔ آمین۔ (اعانت بدر-/۲۰۰) (سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور اڑیسہ)

✿ مورخہ 19 ستمبر 2004 کو مکرم شبیر احمد صاحب معلم سلسلہ راجستھان ولد مکرم محمد شریف صاحب مرحوم ساکن دھری اریلوٹ کا نکاح عزیزہ رسیلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب ساکن دھری اریلوٹ کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود نے پڑھا بعدہ تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔
(محمد اکبر مدرس جامعۃ المبشرین قادیان)

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم چوہدری مقبول احمد جرنلسٹ ابن مکرم مولوی منظور احمد صاحب آف گھنوکے جچہ مرحوم درویش قادیان کی تقریب شادی مورخہ ۷ دسمبر ۲۰۰۳ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں عمل میں آئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ و امیر صاحب مقامی نے محترمہ طاہرہ ظہور بنت مکرم ڈاکٹر ظہور احمد صاحب آف فیصل آباد کے ساتھ مبلغ -/25000 روپے حق مہر پر نکاح پڑھا۔ چونکہ اس موقعہ پر ڈاکٹر ظہور احمد صاحب آف فیصل آباد موجود نہیں تھے۔ اس لئے حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے لڑکی کے وکیل کی حیثیت سے نکاح قبول کیا یہ تقریب مختلف ٹی وی چینلوں پر لائیو اور ریکارڈنگ کے ساتھ نشر کی گئی اور اسلامی تعلیمات و تبلیغ احمدیت کا ذریعہ بنی۔ مورخہ ۱۰ دسمبر ۲۰۰۳ء کو احمدیہ گراؤنڈ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ تمام احباب جماعت سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی خصوصی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/۱۰۰) (خورشیدہ رقیہ اہلیہ مولانا منظور احمد آف گھنوکے جچہ درویش قادیان)

خصوصی درخواست دُعا

- خاکسار کا لڑکا جس دن سے پیدا ہوا ہے اس دن سے کوئی حرکت نہیں کرتا۔ تقریباً ۳ سال کا ہو گیا ہے اس کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (محمد اشرف بٹ ولد مرحوم محمد عبداللہ بٹ جماعت رشی نگر شوپیان)
- مکرم شیخ شفیق احمد صاحب کو اپنی نوکری میں ترقی ہوئی ہے آگے بھی بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق پانے اور جملہ اہل و اعیال کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات نیز تمام پریشانیوں کے ازالہ کیلئے اسی طرح چھوٹا بیٹا میٹرک کا امتحان دینے والا ہے اس کی کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/۵۰) (حاتم خان احمدی محمود آباد کیرنگ اُڑیسہ)
- خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیزم شیخ طاہر الدین کی طبیعت چند دنوں سے ناساز ہے۔ بچے کو پیشاب میں خون آرہا تھا۔ ڈاکٹری چیک اپ سے پتہ چلا کہ بچے کی بائیں Kidni میں چوٹ لگی ہے۔ بچہ ابھی زیر اعلاج ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ نیز روشن مستقبل بنائے۔ آمین (اعانت بدر-/60) (شیخ شجاع الدین کھڑکپور، بنگال)
- مکرم سید محمود احمد صاحب عُرف شدا برہ پورہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں موصوف کی کامل شفایابی صحت وسلامتی والی درازی عمر پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/۱۵۰) (سید عبدالتقی نمائندہ بدر برہ پورہ)
- خاکسار اور اہلیہ کی پریشانیوں کے ازالہ نیک مقاصد میں کامیابی، والدہ صاحبہ اور بھائیوں بہنوں کی صحت و سلامتی بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات نیز رشی نگر جماعت کی خاص حفاظت کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (بشیر احمد بٹ ولد مرحوم محمد عبداللہ بٹ رشی نگر شوپیان)

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15354: میں سید عبدالمالک ولد مکرم سید عبدالشکور صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت ریٹائرڈ عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۸-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ایک مکان مع زمین ۱۴ مرلہ ترکھانہ والی قیمت اندازاً -/200000 تین کمرے۔ خسرہ نمبر ۹۰۱/۱۳۰۰

۰۱-۶-۳۰ کو ملازمت سے ریٹائرمنٹ پر رقم ملی تھی۔ -/75000 روپے اس میں مزید رقم ملا کر مکان خریدا۔

میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/۲۰۶۸ روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: سید نصیرالدین قادیان — العبد: سید عبدالمالک — گواہ شد: سید بشارت احمد قادیان

وصیت نمبر 15355: میں سیدہ امۃ السلام زکیہ زوجہ سید عبدالمالک صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۸-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ہار ایک عدد وزن ۱۵.۶۶۰ گرام قیمت اندازاً -/۸۴۱۵ روپے۔ جھمکا ایک جوڑی وزن ایک تولہ قیمت -/۵۵۰۰- حق مہر -/۱۵۰۰ روپے وصول ہو چکا ہے۔ اس رقم میں مزید رقم ڈال کر زیور بنایا گیا ہے۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: سید نصیرالدین قادیان — الامۃ: سیدہ امۃ السلام زکیہ — گواہ شد: سید بشارت احمد قادیان

وصیت نمبر 15363: میں امتیاز کے ایم ولد محمد کے ایچ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۸۹-۱۲-۳۱ ساکن فورٹ کوچین ڈاکخانہ فورٹ کوچین ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۸-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

خاکسار کی اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے، خاکسار کی آمدنی ماہانہ -/۴۰۰۰ روپے ہے اور کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/۴۰۰۰ روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: انصار کے کے — العبد: امتیاز کے ایم — گواہ شد: علی مون پی کے

وصیت نمبر 15364: میں سی رسینہ زوجہ کے ایم امتیاز قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن فورٹ کوچین ڈاکخانہ فورٹ کوچین ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۸-۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ایئر رنگ ۴.۸۲۰ گرام ۳.۸۲۰ with marty گرام-سٹڈ ۳.۵۸۰ گرام-انگوٹھی ۶.۱۶۰-۰.۲۴۰ گرام کل ۱۸.۶۲۰ گرام-حق مہر -/۴۵۰۰ روپے-کل قیمت -/15040 روپے

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/۳۰۰ روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمد اسماعیل الیفی فورٹ کوچین — الامۃ: سی رسینہ امتیاز — گواہ شد: کے اے اقبال فورٹ کوچین

وصیت نمبر 15366: میں شازیہ عندلیب بنت مکرم سید انوار احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۸-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس وقت لجنہ اماء اللہ بھارت کے دفتر میں ملازمت کرتی ہوں جہاں مجھے مبلغ -/۶۰۰ روپے الاؤنس ملتا ہے میں اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/۶۰۰ روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: نصیر احمد ایڈووکیٹ — الامۃ: شازیہ عندلیب — گواہ شد: یونس احمد قادیان

وصیت نمبر 15367: میں نورالحق خان ولد مکرم شمس الحق خان صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۴-۹-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد: محمد انور احمد قادیان — العبد: نورالحق خان — گواہ شد: روشن احمد خان قادیان

آرام دہ اور عمدہ سفر کیلئے
>>>> Experience a new world of comfort while traveling
MASIHA CARS
MASIHA CARS presents latest model cars
SCORPIO, INDIGO MARINA & OMNI VAN
For booking please contact: Arshad Ali Siddiqui
Moh. Ahmadiyya Qadian (M) : 09815573547 (R) 01872-223069

بڑی مسجد تعمیر کی ہے فارنہم کے نزدیک ٹلفورڈ میں اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا جس میں ۳۰ ہزار کے لگ بھگ افراد نے شرکت کی۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں رکھی گئی تھی اور ان کا دعویٰ ہے کہ دنیا بھر میں ان کی تعداد ۲۰۰ ملین ہو چکی ہے۔

سویڈن کا اخبار آسٹران اپنی ۲۲ جولائی ۲۰۰۴ء کی اشاعت میں اس سرخی کے تحت کہ ”کالمار سویڈن کا رہنے والا راجر خلیفہ سب سے بڑے خلیفہ سے ملاقات کرے گا“۔

راجر کیلف سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے سیاستدان ہیں اور یورپین یونین کی ریجنل کمیٹی کے نائب صدر بھی ہیں وہ جماعت احمدیہ کے امام سے ملاقات کریں گے اور سویڈن کی طرف سے بطور نمائندہ جماعت احمدیہ کے اجلاس میں خطاب بھی کریں گے۔ اس اخبار نے یہ بھی لکھا کہ جماعت احمدیہ دہشت گردوں کی مخالف ہے اور پاکستان میں ۱۹۸۴ء سے جماعت احمدیہ کے پیروکاروں کو اپنے آپ کو مسلمان کہنے پر تین سال جیل کی سزا ہے۔

سریلنکا کے اخبار ڈیلی نیوز نے اپنی ۳۱ جولائی کی اشاعت میں سری لنکا کے وزیر اعظم Mahinda Rajapakso کی طرف سے جلسہ کے شرکاء کیلئے نیک خواہشات کا پیغام شائع کیا جس میں وزیر اعظم نے جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کے نام پیغام میں کہا۔

”یہ امر میرے لئے باعث فخر ہے کہ میں آپ کو جلسہ سالانہ جو اسلام آباد ٹلفورڈ میں ۳۰ جولائی تا یکم اگست ۲۰۰۴ء منعقد ہو رہا ہے مبارکباد دوں اور نیک خواہشات کا اظہار کروں۔ یہ کونشن جماعت احمدیہ کے افراد کو دنیا میں امن قائم کرنے اور انسانیت کی خدمت کرنے کی طرف مزید قدم بڑھانے کیلئے مفید ثابت ہوگی۔

میں جماعت کے رفاہ عامہ کے کاموں کو جو وہ دنیا کے مختلف حصوں میں بلا امتیاز مذہب و رنگ و نسل سرانجام دے رہی ہے تعریف کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا اخوت کا پیغام دنیا کے تمام حصوں میں بسنے والی اقوام تک پہنچے گا“۔

گھانین کرونیکل نے اپنے قارئین کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ احمدیوں کا سالانہ جلسہ ربوہ پاکستان میں ہوا کرتا تھا مگر ۱۹۸۴ء میں ڈکٹیٹر ضیاء الحق کے بدنام زمانہ آرڈی ننس کے بعد اس جلسے پر پابندی لگا دی گئی اور ضیاء کی وفات کے بعد آنے والی حکومتوں نے بھی اس پابندی کو برقرار رکھا۔

World wide Religious News اپنی ۳۰ جولائی کی اشاعت میں جلسہ کے انعقاد کی خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ احمدی مرزا غلام احمد کے پیروکار ہیں جو ۱۹۰۸ء میں وفات پا گئے تھے۔ احمدی انہیں مسیح موعود یقین کرتے ہیں جبکہ دیگر مسلمان انہیں ایسا نہیں سمجھتے۔

De Boer اپنی ۵ اگست کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس جماعت کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں پڑی۔ ۱۹۹۴ء میں گلوبل مسلم ٹیلی ویژن کا آغاز ہوا جبکہ اسلام آباد ٹلفورڈ سرے میں جماعت کا پہلا جلسہ ۱۹۸۵ء میں ہوا۔

انڈیا کے اخبارات میں بھرپور کوریج

انڈیا میں اُردو اخبارات کے علاوہ ٹائمز آف انڈیا، آل انڈیا ریڈیو اور ٹی وی نے جماعت احمدیہ یوکے کے جلسہ سالانہ کی روز روز کی خبریں، حضور انور کے خطابات نیز جلسہ سالانہ کے دیگر پروگراموں کی تفصیل سے اشاعت کی آل انڈیا ریڈیو نے تو ۱۱ مرتبہ جلسہ سالانہ کی خبریں نشر کیں۔ علاوہ ازیں دُور درشن دہلی نے بھی اپنی نیشنل نیوز میں جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس کے موضوع پر پروگرام نشر کیا۔ اخبارات میں سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ خبریں روزنامہ ہند سماچار جالندھر نے نشر کیں۔ ہندوستان کے کل ۲۲ اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی نے جلسہ کے تینوں دن کی تقاریر کا خلاصہ شائع کیا۔ بعض اخبارات نے پہلے صفحہ پر نمایاں خبر شائع کی۔

ٹائمز آف انڈیا نئی دہلی نے ۷ جولائی ۲۰۰۴ء کو جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ اس کی تمام تر کارروائی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی وساطت سے دنیا بھر میں نشر ہوگی۔

۳۰ جولائی کو دوبارہ چندیگڑھ ایڈیشن میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کی مختصر تاریخ بیان کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہ جماعت ۱۸۸۹ء میں قائم ہوئی اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد جو ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے احمدیوں کے عقیدہ کے مطابق وہ اس زمانے کے مصلح تھے۔ احمدیوں کو پاکستان میں غیر مسلم قرار دیا گیا اور پاکستان سرکار نے ان پر کئی قسم کی پابندیاں عائد کر دی تھیں مثلاً وہ اپنی عبادت گاہوں کو مساجد نہیں کہہ سکتے۔

ہندوستان کے ایک مشہور صحافی کی برطانیہ آمد

اخبارات میں جماعت احمدیہ اور اس کے جلسہ سالانہ کا چرچا سن کر ہندوستان کے ایک مشہور صحافی انوراگ سود ایڈیٹر ہوشیار پور ٹائمز اور ہوشیار پور شہر کے کونسلر جو لندن میں ایک پرائیویٹ تقریب میں شامل ہونے کیلئے آرہے تھے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس اور دیگر اکابرین جماعت سے بھی ملیں چنانچہ وہ قادیان تشریف لے گئے اور وہاں سے تبشیر کے دفتر کے ذریعہ اس خواہش کا اظہار کیا۔ لندن پہنچ کر انہوں نے مسجد بیت الفضل، مسجد بیت الفتوح اسلام آباد کے مرکزی دفاتر، پریس اینڈ پبلکیشنز ڈیسک اور ایم ٹی اے کے دفاتر کا معائنہ کیا۔ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سے جو ابھی لندن میں ہی تھے ملاقات کی۔ حضور انور سے بھی ملاقات کی اور بہت خوشگوار تاثر لے کر واپس گئے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر خصوصی مضامین کی اشاعت

روزنامہ نیشن لندن نے جلسہ کے افتتاح کے دن اپنی اشاعت میں آدھا صفحہ جماعت احمدیہ کیلئے مخصوص کیا اور اس میں مولانا عطاء المجیب راشد کا مضمون ”جماعت احمدیہ خدمت خلق کے میدان میں“ شائع کیا۔

اسی طرح ماہوار میگزین انڈیا لنک نے جو لندن سے شائع ہوتا ہے اپنی اگست ستمبر کی اشاعت میں ۴ صفحات دیئے جس میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کی خبر کے ساتھ ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لیکچر Islam is a Roligion of Peace شائع کیا یہ لیکچر حضور انور نے اپنے دورہ افریقہ کے دوران بینن یونیورسٹی میں دیا تھا۔ اسی میگزین نے اپنی اکتوبر کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کی کارروائی کا خلاصہ حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

آخر میں خاکسار اپنے رفقاء کار کا تذکرہ کرنا چاہتا ہے جنہوں نے جلسہ کے پیغام کو دنیا بھر کے اخبارات و میڈیا میں پہنچانے میں میرا ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء سے نوازے۔

۱-سید عارف ناصر صاحب ۲-سلیم اللہ کاہلوں ۳-مبارک صدیقی صاحب ۴-قاری نواب احمد صاحب قادیان ۵-مقبول احمد صاحب قادیان ۶-عرفان احمد خان جرمنی ۷-ملک نسیم احمد صاحب سویڈن ۸-عبدالعزیز صاحب سری لنکا ۹-قمر مشہود احمد ۱۰-مرزا مدثر احمد صاحب ۱۱-سید سلمان ناصر صاحب-۱۲سید محمد عثمان ناصر صاحب-۱۳-عبدالکریم صاحب ۱۴-سعادت اعوان صاحب ۱۵-مرزا عبدالمنان صاحب ۱۶-چوہدری کرامت اللہ صاحب ۱۷-محمد اکرام بھٹی صاحب ۱۸-عنات اللہ بھٹی صاحب

❁

بے ہُنر کو با ہُنر کردے گا وہ
اِک نظر سے معتبر کردے گا وہ
آکے کردے گا وہ موسم خوشگوار
اور معطّر رہ گذر کر دے گا وہ
بس گلِ تازہ کھلیں گے اس طرف
مسکرا کر رُخ جدھر کر دے گا وہ
آئے گا موسم کی رتھ پر بیٹھ کر
اور شاخیں با ثمر کر دے گا وہ
دُور کر دے گا دلوں سے دُوریاں
پھر ہمیں شِیر و شکر کر دے گا وہ
روک رکھی ہے جنہوں نے روشنی
ایسی دیواروں میں در کردے گا وہ
بخش کر ہم کو دعا کا سائباں
اور بھی آساں سفر کر دے گا وہ
صبر زادوں میں خوشی بانٹے گا وہ
آنسوؤں کو چارہ گر کر دے گا وہ
ہر تعصب کا، حسد کا، جہل کا
زہر سارے بے اثر کر دے گا وہ
ہم کو دے گا حوصلہ پرواز کا
خوشنما پھر بال و پر کر دے گا وہ
محفلِ شب میں کرے گا جب ورود
مسکرائے گا سحر کر دے گا وہ
پیار سے دیکھے گا جب قُدسی ہمیں
ہم کو گویا دیدہ ور کر دے گا وہ

عبد الکریم قدسی، لاہور پاکستان

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol : 53 Tuesday 30 Nov. 2004 Issue No. 48

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

انٹرنیشنل جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۴ء کی عالمی اخبارات میں گونج

دنیا بھر کے ۵۶ اخبارات - ریڈیو اور T.V میں ۱۱۵ مرتبہ خبریں نشر ہوئیں

جماعت احمدیہ کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنا ہے-۱۲ افریقی ممالک میں جماعت احمدیہ کے ۳۶ ہسپتال چل رہے ہیں (دی نیشن لندن)

برطانیہ کی احمدیہ جماعت نے مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد تعمیر کی (ڈیلی ٹائمز لندن)

جماعت احمدیہ یوکے کا ۳۸ واں سالانہ جلسہ مورخہ ۳۰ر جولائی تا یکم اگست ۲۰۰۴ء جماعت احمدیہ یوکے کے مرکز اسلام آباد ٹلفورڈ سرے میں منعقد ہوا جس میں دنیا بھر سے ۲۵ ہزار افراد نے شرکت کی جماعت احمدیہ کے پریس ڈیسک نے حسب سابق امسال بھی جلسہ کے مختلف پروگراموں کی خبر اخباری ایجنسیوں، اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ کو باقاعدہ ارسال کیں جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کے ۵۶ اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی میں ۱۱۵ مرتبہ خبریں نشر ہوئیں جن میں جماعت احمدیہ کے تعارف کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے خطبات اور خطابات، اور دیگر مقررین کی تقاریر کو نشر کیا گیا۔ اس کے علاوہ یوکے کے ناظم پریس نے بھی اخبارات کو پریس ریلیز بھجوائی جس میں امیر صاحب یوکے نے جہاد کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا مؤقف پیش کیا۔

ملک وار اخبارات کی تعداد

۱-یوکے-Ethnic minorities کے اخبارات-۱۳
۲-یوکے-قومی پریس-۹
۳-یورپ-۴
۴-انڈیا-۲۲
۵-سری لنکا-۲
۶-افریقہ-۴
۷-پاکستان-۲

اخبارات میں خبروں کا خلاصہ

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ لندن اپنی ۱۶ جولائی کی اشاعت میں جلسہ کے انعقاد کی خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہ جلسہ احمدیوں کیلئے روحانی و تربیتی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

روزنامہ جنگ لندن نے ۲۵ر جولائی ۲۰۰۴ء کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر دیتے ہوئے۔ امام جماعت احمدیہ کے اس ارشاد کو درج کیا کہ اس جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد کو دیکھ کر ہر سال جلسہ کے انتظامات کو وسیع کرنا پڑتا ہے۔ ایک دوسری اشاعت میں لکھا کہ امام جماعت احمدی نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ یہ دن ذکر الٰہی میں گزاریں۔

روزنامہ اوصاف لندن نے ۲۵ جولائی کی اشاعت میں لکھا کہ چونکہ گزشتہ ۲۰، ۲۱ سال سے اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کا خلیفہ شامل ہوتا رہا ہے اسلئے اس جلسہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی ہے اور ۲۷ جولائی کی اشاعت میں یہ خبر دی کہ امام جماعت احمدیہ اسلام آباد ٹلفورڈ سرے میں جلسہ کے انتظامات کو دیکھنے گئے اور تقریباً دو ہزار جلسہ کے رضا کاران سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ سارے کام دُعا سے شروع کریں اور دُعا پر ہی ختم کریں۔ انہوں نے جلسہ کے مہمانوں کا خاص خیال رکھنے کی بھی تلقین کی۔

ہفت روزہ نوائے وقت لندن نے ۲۳ر جولائی کی اشاعت میں خبر دی کہ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کے علاوہ جماعت کے جید علماء بھی مختلف موضوعات پر اور مختلف ممالک کے ممبران پارلیمنٹ، افریقی حکومتوں کے خصوصی نمائندے بھی جلسہ سے خطاب کریں گے۔

روزنامہ نیشن لندن نے ۲ر اگست ۲۰۰۴ء کی اشاعت میں حضور انور کی افتتاحی تقریر کی خبر دی اور لکھا کہ امام جماعت احمدیہ نے اعلان کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنا ہے اور جلسہ کے شرکاء کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ متقی وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ حسن ظن سے کام لیتا ہے اور دوسروں کی برائیوں کی طرف دھیان نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹ ساری بُرائیوں کی جڑ ہے اس لئے ہر احمدی کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ وہ جھوٹ نہیں بولیں گے۔

روزنامہ جنگ لندن نے ۳ اگست کی اشاعت میں امام جماعت احمدیہ کے دوسرے دن کے خطاب کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھا کہ دنیا کے ۱۷۸ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ ایک وہ وقت تھا کہ دشمن جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں کشکول پکڑانے کے خواب دیکھ رہا تھا مگر آج یہ جماعت اربوں کے حساب سے مالی قربانیاں برائے اشاعت دین اور دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے پیش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۴ء کے ضیاء الحق آرڈی ننس کے بعد جب جماعت پر مختلف پابندیاں لگائی گئیں تو جماعت ۱۷۸ ممالک میں پھیل گئی ہے۔

روزنامہ اوصاف لندن نے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ نے دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا کہ پاکستان میں ہماری متعدد مسجدوں کو مسمار کیا گیا ان سے کلمہ مٹایا گیا اور ان کو نقصان پہنچایا گیا۔ اس کے بدلے میں خدا تعالیٰ نے دوران سال دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کو ۴۷ نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق بخشی اور ۸۲ بنی بنائی مساجد اپنے اماموں سمیت جماعت احمدیہ کو ملیں۔

روزنامہ نیشن نے امام جماعت احمدیہ کے دوسرے روز کے خطاب کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے زیر انتظام ۵۸ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ پیش کیا جا چکا ہے۔ ۱۲ افریقی ممالک میں جماعت احمدیہ کے ۳۶ ہسپتال چل رہے ہیں۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا اہم کام کر رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے امام نے پریس اینڈ پبلیسٹی کے کام کی بھی تعریف کی اور کہا کہ رشید احمد چوہدری کی زیر نگرانی یہ کام بہت احسن طریق سے ہو رہا ہے۔

روزنامہ جنگ لندن اپنی ۴ر اگست کی اشاعت میں عالمی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ دوران سال دنیا کے مختلف ممالک اور مختلف قوموں کے ۱۳ لاکھ ۴ ہزار سے زائد افراد نے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی اتوار کو عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی جس میں ان لوگوں نے اپنے اپنے ملکوں میں جمع ہو کر بذریعہ سٹیلائٹ امام جماعت احمدیہ کے پیچھے اپنی اپنی زبانوں میں بیعت کے الفاظ دہرا کر جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا۔

روزنامہ نیشن نے اپنی ۷ اگست کی اشاعت میں وزیر اعظم برطانیہ اور ٹوری پارٹی کے لیڈر مائیکل ہاورڈ کے پیغامات شائع کئے جو انہوں نے جلسہ کے موقع پر امام جماعت احمدیہ کو بھجوائے تھے۔ وزیر اعظم برطانیہ ٹونی بلیر نے اپنے پیغام میں کہا۔

''میں احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یوکے کے زیر انتظام ہونے والی سالانہ کنونشن کے شرکاء کو نیک خواہشات کا پیغام دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ اجتماع پُر لطف ہوگا اور کامیابی سے ہمکنار ہوگا''۔

بی بی سی نے خبر دی کہ مسلمانوں کے ایک فرقہ کے ۳۰ ہزار افراد سرے میں جلسہ کیلئے جمع ہو رہے ہیں اس فرقہ کو دیگر مسلمان ''مسلمان'' قرار نہیں دیتے۔ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور ان کی پریس ریلیز کے مطابق ان کی تعداد ۲۰۰ ملین ہے جبکہ ان کے مخالفین اُن کی تعداد ۱۰ ملین بتاتے ہیں۔

روزنامہ انڈی پنڈنٹ جلسہ سالانہ کی خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے مطابق اس جلسہ میں ۳۰ ہزار افراد کے شامل ہونے کی توقع ہے۔ جماعت احمدیہ نے اس ملک میں سب سے پہلی مسجد ۱۹۱۳ء میں پٹنی کے علاقہ میں بنائی۔ اس طرح یوکے میں یہ سب سے پہلی مسلم تنظیم ہے۔

روزنامہ ٹائمز لندن اپنی ۳۱ر جولائی ۲۰۰۴ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ برطانیہ کی احمدیہ جماعت جنہوں نے حال ہی میں مغربی یورپ کی سب سے

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

Computing & Designing
Krishan Ahmad, Misbahuddin Nayyar, Syed Eijaz Ahmad, Qadian